www.novelsclubb.com
NC arts
مخادع
از قلم شبانہ خنان
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

مخادع

از قلم

شبانہ خان

www.novelsclubb.com

باب اول:

"قیدی"

قید سے رہائی حاصل کرنے کے بعد

کوئی گر دریافت کرے تم سے قصور تمہارا

تو راکھ کر دینا اس کو آتش سے

یاد رکھنا الفاظ میرے

فریب کو فریب سے ٹکرانے مت دینا

www.novelsclubb.com

انسان کو انسان سے امید لگانے مت دینا

فریب سے فریب کار ہونے تک

مہروں کو ہاتھ سے نکلنے مت دینا

کیونکہ مہروں کے بغیر بساط ادھوری ہے

تم مہرا ہو،

بساط کو ادھورا مت چھوڑنا تم

طلسم چھا جائے گا تمہارا

آتش قدموں میں ہو گی تمہارے

مبصر سے چھین لینا اس کی طاقت تم

مظلوم سے ظالم بن جانا تم

فریب سے فریب کار بن جانا تم

ماضی کی یادوں کو جلا دینا تم

www.novelsclubb.com

مستقبل کو اپنے قبضے میں کر لینا تم

ممکن ہے سبھی اگر تم رہائی حاصل کرو قید سے

انتقام کے لیے عمر دراز ہو گی تمہاری

سانسوں کے بند ہو جانے تک

اپنی آنکھوں کی تپش کو بجھنے مت دینا تم

اسی تپش میں جلا دینا منتقم کو تم

www.novelsclubb.com

انتقام لینا تم

کیونکہ انتقام کی ہار نہیں ہوتی

منتقم کبھی نہیں ہارتا

خود کو تبدیل مت کرنا

منتقم کی طرح فریب کرنا

فریب کو فریب سے مات دینا!

www.novelsclubb.com

یہ دنیا ایک فریب ہے،

جہاں نہ سچ کا پتہ ہے

اور نہ جھوٹ کا۔

یہ دنیا ہی فریب کاروں کی ہے،

www.novelsclubb.com

یہاں فریب کو بھی ہنر کہتے ہیں۔

(نظم میں مدد کرنے کے لیے میں ایمان زارا کی شکر گزار ہوں۔)

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سیاہ(fortuner legender)اپنی پوری رفتار سے سیاہ رات میں سنسان

سڑک پر دوڑ رہی تھی۔مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی جسے اس کی گاڑی کی آواز توڑ

رہی تھی۔

اس نے ایک دم گاڑی روک دی۔

دروازہ کھولا اور پہلا قدم باہر رکھا، نظریں بس سامنے مرکوز تھیں۔وہ باہر نکلی، اس

نے سیاہ پینٹ کے ساتھ سیاہ شرٹ اور اس کے اوپر لمبا گھٹنوں تک آتا کوٹ پہن

رکھا تھا۔

وہ بھی اس وقت اس تاریک رات کا حصہ لگ رہی تھی۔

یوں لگ رہا تھا جیسے یہ رات کا اندھیرا اس سے واقف ہو۔

یہ تاریک رات ہی تو اس کے سارے راز جانتی تھی۔

اس نے سیاہ کیپ پہن رکھی تھی، چہرے کے نقش واضح نا تھے۔

وہ قدم آگے بڑھا رہی تھی اور اسکی سیاہ پینسل ہیلز کی ٹک ٹک خاموشی میں خلل

پیدا کر رہی تھیں۔

سامنے ایک وسیع قبرستان تھا جہاں بہت سے لوگوں کے ساتھ ان کے بہت سے

راز بھی مدفن تھے۔

پت جھڑ کا موسم تھا۔درخت کے تمام پتے جھڑ چکے تھے اور چمگادڑوں کی آوازیں

خوف کا باعث بن رہی تھیں۔اس نے ایک اور قدم آگے بڑھایا۔اب مدھم سی

کسی کے رونے کی آواز آرہی تھی۔جیسے کوئی بچی رو رہی ہو۔اس نے ایک اور قدم

آگے بڑھایا،اب وہ بچی واضح طور پر اسے نظر آرہی تھی۔کیا وہ بچی صرف اسے نظر

آرہی تھی یا وہ سچ میں وہاں تھی؟ یہاں کوئی بچی اس پہر قبرستان میں کیا کر رہی

تھی۔

(یہ سوال اس کے ذہن میں نہیں آیا تھا پر کیوں؟)

چلتے چلتے وہ بچی کے بالکل پاس جا پہنچی تھی۔ وہ بچی کسی کی قبر کے سامنے بیٹھی رو رہی

تھی۔ لڑکی کی نظریں قبر پر ٹکی ہوئی تھیں جب بچی نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

چاند کی روشنی میں صرف اس کی آنسوؤں سے بھری سرمئی آنکھیں چمکی تھیں۔ وہ

بچی اٹھی اور کچھ قدم اس لڑکی کی جانب بڑھائے۔ لڑکی کی نظریں بس اس قبر پر

جمی ہوئی تھیں جیسے وہ اس قبر کے اندر تک جھانکنا چاہتی ہو۔ مگر قبر کے اندر دیکھنے

کے لئے موت کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔

اب لڑکی نے اس بچی کی طرف دیکھا اس کی آنکھیں سوجھی ہوئی تھیں زیادہ رونے

کی وجہ سے۔ بچی نے ہولے سے لڑکی کا ہاتھ تھام لیا۔اور پھر منظر بدلنے میں وقت

نہیں لگا۔بس چیخیں سنائی دے رہی تھیں۔سامنے قبر کی جگہ ایک زخمی پڑا ہوا تھا۔

جس کے جسم سے دھیرے دھیرے روح نکل رہی تھی۔

اوراس کا چہرا خون میں لت پت تھا۔ چہرے پر ایک تکلیف تھی (ایک عجیب سی تکلیف)۔

وہ شخص بس اپنی بے بسی کا تماشا دیکھ رہا تھا۔

لڑکی نے اپنے بابا کا ہاتھ سختی سے پکڑا ہوا تھا اور بار بار صرف ایک بات دہرا رہی تھی۔

"بابا! بابا مجھے چھوڑ کر مت جائیں۔۔ ماما!!" اپنے بابا کو اس حالت میں دیکھ کر اس نے شدت سے اپنی تڑپتی ہوئی ماں کو پکارا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ اس لڑکی کے سامنے ایک عورت کو مار رہے تھے اور وہ عورت تھی بھی کون اسکی

اپنی ماں۔

ایک زندہ دل اور نوجوان انسان کبھی بھی اپنے پیاروں کو اتنی تکلیف میں نہیں دیکھ

سکتا۔ کیا اتنا آسان ہوتا ہے کہ آپ اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے والدین کو تڑپتے

ہوئے مرتا ہوئے دیکھیں اور آپ کی بے بسی کی انتہا ایسی ہو کہ آپ یہ سب دیکھتے

ہوئے بھی کچھ نہ کر پائیں۔

وہ شخص اس عورت کو مار نہیں رہا تھا تڑپا رہا تھا۔

پل پل اس کے چہرے خنجر سے زخمی کر رہا تھا۔

اور وہ عورت چیخ رہی تھی۔۔۔منت کر رہی تھی۔

”تڑپو تمہارے تڑپنے سے مجھے سکون ملتا ہے۔“اور دوبارہ خنجر اس کے چہرے پر

پھیر دیا۔

اس نے ایک دم اپنا سر ہاتھوں میں تھام لیا۔کان بند کر لیے تاکہ کچھ سنائی نا دے۔

نا چیخ،نا پکار،نا منت،اور نا کوئی آواز۔

منظر غائب ہو گیا۔بچی بھی غائب ہو گئ۔

سامنے وہی قبر تھی۔

اور سیدھی طرف ایک درخت تھا جس کے پتے جھڑ چکے تھے۔

لڑکی نے آنکھیں بند کیں اور آنسوؤں کو پی گئ۔ایک بھی آنسو کو گرنے نہیں دیا۔اور وہاں سے پیٹھ پھیر کر جلدی جلدی جانے لگی۔جیسے کسی چیز یا کسی یاد سے بھاگنا چاہتی ہو۔مگر بھاگنے سے یادیں نہیں مٹتیں بلکہ وہ تو ہمیشہ آپ کا پیچھا کرتی ہیں،ہمیشہ آپ کے ساتھ رہتی ہیں۔

زندگی یادیں بنانے کے لیے ہی ہوتی ہیں،

کبھی خوبصورت تو کبھی خوفناک۔۔

※※※※※※※※※※

موسم بہت خوبصورت تھا۔پت جھڑ کے موسم کی بدولت سارے پتے زمین پر

سوکھے پڑے تھے۔اور درخت کی ٹہنیاں خالی خالی سی تھیں۔لوگ کہتے ہیں بہار کا

موسم خوبصورت ہوتا ہے۔پر پت جھڑ کا موسم بھی اپنے آپ میں ہی ایک دلکش سا

موسم ہے۔جیسے انسان کافی مشکلات سے گزر کر ایک نئ زندگی شروع کرتا ہے،

www.novelsclubb.com

ویسے ہی یہ درخت اور پھول سب ایک نیا سفر شروع کرتے ہیں۔ایک دلکش اور

خوبصورت سفر۔

اس دلکش سے موسم میں ایک چھوٹا مگر خوبصورت سا گھر اس منظر کا حصہ تھا۔جس

کا گیٹ جالی دار سیاہ تھا اور اس کے بغل میں ایک سفید تختی پر سیاہ لفظوں میں ''احمر

دراب ہاؤس'' لکھا تھا۔دروازہ بند تھا۔اندر کی طرف جھانکو تو ایک چھوٹا سا مگر

خوبصورت باغیچہ موجود تھا اور اس کی سیدھی طرف ٹیبل اور دو کرسیاں موجود

تھیں جسے درخت کا تنا تین حصوں میں کاٹ کر بنایا گیا تھا۔گیٹ کے قریب ہی

راہداری عبور کر کے اندر جائیں تو ایک اور مناسب سالان تھا۔ جہاں ایک فل سائز

کا،اور دو چھوٹے سائز کے صوفے پڑے ہوئے تھے اور ذرا سا کونے میں سیڑھیاں

تھیں،جو بالائی منزل کی طرف جاتی تھیں۔ سیڑھیوں کے الٹی جانب ایک کچن

تھا۔ جس کی الماریاں سفید اور چھت کا ڈیزائن سیاہ تھا۔ بالائی منزل پر دو کمرے

تھے۔

سیدھی جانب ایک کمرا تھا، جس کا دروازہ ہلکا کھلا ہوا تھا۔ سامنے ایک سیاہ درمیانے

سائز کا بیڈ اور سیدھی طرف سنگھار میز تھا۔ اور داہنی طرف ایک بڑی سی کھڑکی اور

www.novelsclubb.com

کھڑکی کے پاس دو کرسیاں تھیں۔ کھڑکی پر دبیز پردہ بچھا ہوا تھا۔ واشروم کا دروازہ

کھلا اور ایک لڑکی تولیے سے بال خشک کرتی ہوئی سنگھار میز کے سامنے آ کھڑی

ہوئی۔

بال سکھا کر تولیا بیڈ پر پھینکا۔ وہ لڑکی سیاہ پینٹ اور شرٹ پہنے ہوئے تھی، سیاہ بال

کندھوں تک آتے تھے اور ماتھے سے بالوں کا ہیئر کٹ کیا ہوا تھا۔ سرمئی آنکھیں

جن میں سرد مہری جھلکتی تھی، چھوٹی سی ناک، اور اگر دیکھا جائے تو وہ کافی

خوبصورت تھی۔ سنگھار میز پر ایک سیاہ گھڑی اور ایک انگوٹھی پڑی ہوئی تھی۔ اس لڑکی نے گھڑی اٹھا کر پہنی اور انگوٹھی کو دیکھ کر ماضی کا ایک منظر اسے یاد آیا۔

وہ کسی بڑے سے بنگلے کے پاس کھڑی تھی۔ مدھم سی بارش ہو رہی تھی۔ چاند کی روشنی ہولے سے حنا کے چہرہ کو واضح کر رہی تھی۔ سرمئی ویران آنکھیں بس ایک بنگلے کو دیکھ رہی تھیں جہاں وہ کبھی اپنے والدین کے ساتھ رہتی تھی۔ خوبصورت وسیع بنگلہ جہاں اس نے کئی خوبصورت یادیں بنائی تھیں۔۔۔

وہ بس اس بنگلے کو دیکھ رہی تھی۔ پھر اس نے قریب کسی دیوار سے ٹیک لگاتے

آنکھیں بند کر لیں۔

"یہ گھر آسیب زدہ ہے۔۔" حنا نے بہت دھیمی آواز میں کہا تھا۔

"اور میں یہاں کی آسیب ہوں۔۔" اس نے کہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"تم سچ میں آسیب ہو۔ تمہاری آنکھیں کسی آسیب کی مانند ہیں۔ ایک پل میں جکڑ

لیتی ہیں۔ جب میں ان میں دیکھتا ہوں تو کھو جاتا ہوں۔ ان کے علاوہ کچھ اور نظر ہی

نہیں آتا۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سامنے کھڑے ایک شخص نے کہا تھا۔ جس کا چہرہ واضح نہ تھا پر دیکھنے سے باوقار اور

وجیہا شخصیت کا مالک لگتا تھا۔

شہد سے بھی زیادہ شیریں لہجہ تھا اس کا۔

کیا یہ صرف حنا کے لئے تھا؟

"مجھے لوگ پاگل کہتے ہیں۔ میں ایک پاگل ہوں۔" وہ تکلیف سے ہنس دی۔ رونا تو

وہ کب کا چھوڑ چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

''اور میں اسی پاگل پن کا دیوانہ ہوں۔'' وہ محبت سے مسکرا دیا۔ لہجہ میں بس محبت تھی۔

''تم میرے ساتھ کبھی نہیں رہ پاؤ گے۔'' حنا نے چاند کو دیکھتے ہوئے کہا، ہوا کے جھونکے سے اس کے بال لہرائے تھے۔

بارش اب بھی ویسی ہی تھی مدہم سی۔ آس پاس ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔

''میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا۔'' لہجے میں بس اپنائیت تھی، محبت تھی۔

وہ سیدھا ہوا اور سینے پر ہاتھ باندھ لیے۔

حنا نے ایک دم اس کی جانب دیکھا۔آنکھوں کا ملاپ ہوا تھا۔

کچھ دیر یوں ہی دونوں کی نظریں ملی رہیں۔وہ مسکرا رہا تھا۔

حال،

حنا نے آنکھیں چھوٹی کیں اور نرمی سے مسکرا دی۔آئینے میں خود کو دیکھا،اب نرم سی مسکراہٹ کی جگہ ایک سفاک سی مسکراہٹ تھی۔

حنا بنت احمر ایسی ہی تھی۔

پل بھر میں بدل جانے والی۔

اس نے سیاہ فل سائز کا کوٹ اٹھایا اور باہر چلی آئی۔ صحن میں صوفے پر وہ اپنے گلووز (gloves) ڈھونڈنے لگی۔ صوفے کے کشن کو ادھر ادھر کیا اور پورا صحن بکھیر دیا اور پھر اپنے مطلب کی چیز ڈھونڈ لی ہی لی۔ گلووز پہنے، (fingerless gloves)۔ گھر جو صاف ستھرا تھا اسے بکھیر کر رکھ دیا، مگر اسے کیا؟

وہ صرف بکھیرتی ہے۔ چاہے چیزیں ہوں یا انسان۔

وہ باہر آئی اور گھر میں نظریں دوڑائیں جیسے کسی کو ڈھونڈنا چاہتی ہو۔

پر ویران گھر تھا۔ کوئی نہیں تھا۔

"حیام۔۔" اس نے حیام کو آواز لگائی۔

شاید وہ گھر پر نہیں ہے۔ یہ سوچ کر آگے بڑھ گئی۔

کافی کی اسے طلب ہو رہی تھی پر وہ لیٹ ہو رہی تھی۔ اور حیام بھی گھر پر نہیں تھی۔

خود وہ بنانے کی زحمت نہیں کرنا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

گھر کا دروازہ کھولا۔اور راہداری عبور کرتے گیٹ تک آئی۔اور اپنا فل سائز کا کوٹ

پہن لیا۔

گیٹ کھول کر جا رہی تھی کہ حیام آتی ہوئی نظر آئی۔

ہاتھ میں کچھ شوپر تھے۔جس میں سے پینٹ برش باہر نکلا ہوا تھا۔

"کہاں تھیں آپ محترمہ۔۔" سینے پر ہاتھ باندھتے وہ حیام کے بالکل سامنے کھڑی

ہو گئی۔قد میں حنا حیام سے تھوڑی لمبی تھی۔

www.novelsclubb.com
NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یاریونی کا کچھ سامان لینے گئی تھی۔۔" ہاتھ کے شوپر تھوڑے اونچے کر کے دکھائے۔

"مس حیام ابراہیم میں نے آپ کو گھر میں پیئنگ گیسٹ کے طور پر رکھا ہے۔اور میں آپ سے اس کا کرایا نہیں لیتی۔۔" حنا نے اپنی بائیک پر ٹیک لگاتے ہوئے بات کو جاری رکھا۔

"Am I right?" آبرو اچکا کر سوالیہ انداز میں اسے دیکھا۔

''ہاں یار لیکن آپ نے ایک شرط بھی تو رکھی تھی کہ گھر کا سارا!!(را کو کھینچ کر با ور کروایا) کام میں کرونگی۔۔'' حیام طنزیہ مسکرائی۔اور مسکراتے ہوئے اس کی آنکھیں چھوٹی ہو جاتی تھیں۔

''کیا میں تمہیں اتنی نیک دکھتی ہوں کہ تمہیں فری میں پیئنگ گیسٹ بناتی۔ ہمم؟''

حنا نے ہونٹ گول کئے۔

''ہو ہی نا جاؤ تم نیک۔۔'' آنکھیں گماتے ہوئے حیام منہ میں بڑبڑائی۔

”میں بہری نہیں ہوں حیام۔پولیس آفسر سے بدتمیزی کرنے کی بھی ایک سزا ہے۔“ حنا نے ہیوی بائیک پر بیٹھتے ہوئے حیام کی جانب دیکھا۔

”اور وہ سزا کیا آپ کو جھیلنے سے زیادہ خوفناک ہے؟“ حیام نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

حنا نے بائیک کا ایکسلیریٹر گھمایا۔

”کیا میں خوفناک ہوں؟“ حنا نے آبرو اچکا کر سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

”نہیں یار آپ خوفناک سے زیادہ خوفناک ہیں۔“ کہتے ہوئے گیٹ کا دروازہ

دکھیلا۔

حنا ایک طرفہ مسکرائی۔

حیام گھر کے اندر داخل ہوئی۔اور سب کچھ بکھرا ہوا دیکھا۔چلو آج وہ کچن نہیں گئی

اس لیے کچن تھوڑا صاف تھا۔

”عجیب لڑکی ہے مجال ہے کوئی کام اس کا لڑکیوں والا ہو۔۔“حیام خود سے

بڑبڑائی۔اب اسے یونیورسٹی بھی جانا تھا۔

※※※

منظر ایک جیل کا تھا۔

(جیل دو طرح کی ہوتی ہیں۔پولیس اسٹیشن میں مجرم تب تک رہتے ہیں جب تک ان کی سزا نا سنادی جائے اور جب سزا سنادی جاتی ہے، تو وہ ایک دوسری جیل شفٹ کر دیے جاتے ہیں تاکہ وہاں اپنی سزا کاٹیں۔)

تمام مجرموں کے نام پکار کر انہیں جیل کی دوسری طرف لے جایا جارہا تھا، دوپہر کے کھانے کے لیے۔

www.novelsclubb.com

ایک سائیڈ پر پوری سلاخیں تھیں اور وہاں سے ایک ایک کر کے سارے قیدی باہر

آرہے تھے۔

”آصف۔۔“ایک آفسر نے اس کا نام پکارا تو وہ باہر آیا۔

وہ لمبے بال، صحت مند جسامت، اور گندمی رنگت کا حامل تھا۔

پھر سب آگے بڑھتے گئے لیکن آصف عجیب سی نظروں سے ایک جیل کو دیکھ رہا

تھا۔ جیسے وہاں سے نکلنے والے شخص کی تاک میں ہو۔

مگر آصف اور باقی قیدی آگے کی جانب بڑھ چکے تھے اور رفتہ رفتہ قطار ختم ہو گئی۔

محض ایک شخص بچ گیا تھا۔

"بالاج ہشام۔۔" حولدار نے نام پکارا اور سلاخوں سے زرا پیچھے ہٹ گیا۔

بالاج نے اپنا نام سنتے ہی آنکھوں سے بازو ہٹایا اور سامنے حولدار کو سوالیہ نظروں

سے دیکھا۔اس کی سیاہ آنکھیں حولدار پر جمی ہوئی تھیں۔

"باہر آؤ۔۔" حولدار نے آنکھیں دوسری طرف گھماتے ہوئے کہا۔

اس کی سیاہ آنکھوں میں کوئی زیادہ دیر نہیں دیکھ پاتا تھا۔۔اس کی آنکھیں پرکشش

تھیں۔ان پرکشش آنکھوں میں ایک رعب سا تھا۔

وہ یک طرفہ مسکرایا تھا۔۔

شیطانی مسکراہٹ۔۔سامنے والے کو جھلسا دینے والی مسکراہٹ۔

”تم خود پچھتاؤ گے اگر میں باہر آیا تو۔۔“ بالاج نے پچھلی بار کا واقع یاد دلایا اور طنزیہ مسکرایا۔

”میں نے کہا باہر آؤ ورنہ ایسا نہ ہو کہ تمہیں پچھتانا پڑے۔“آفیسر حنان طنز پر آگ بگولہ ہوتے ہوئے غرائے تھے۔

بالاج نے کانوں پر ہاتھ رکھے۔

"مجھے اونچی آواز میں بات کرنے والے نہیں پسند۔خاص کر کے تب جب مجھ سے

مخاطب ہو۔"

"تم شاید بھول رہے ہو کہ تم ایک قیدی ہو، کرمنل ہو۔۔"حنان نے جیل کی

سلاخیں کھولتے ہوئے کہا۔

"کرمنل تک ٹھیک ہے۔لیکن مجھے میری مرضی کے بغیر زیادہ دیر نہیں رکھ پاؤ

گے اس جیل میں۔"

میں ایک جنگلی باز ہوں اور باز کا شکار آسان نہیں۔

”NO ONE CAN CATCH BALAJ

HASHAM“

مسکراتے ہوئے آنکھ ماری اور حولدار کے ساتھ اسی طرف گیا جہاں سارے قیدی

گئے تھے۔

”کاش تمہارے encounter کا اور ڈر آئے اور تمہاری جان لینے کا شرف مجھے

حاصل ہو۔۔“حنان نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

بالاج ہشام کی جان لینا بھی ایک شرف تھا۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بالاج حوالدار کے ساتھ چلتے ہوئے میدان کی طرف آیا، جہاں سب کرمنل

کھڑے اپنا کام کر رہے تھے۔

کوئی ہتھوڑے سے درخت کے تنے کاٹ رہا تھا، کوئی ان لکڑیوں کو لے کر اپنی جگہ

رکھ رہا تھا۔ سب اپنے کام میں مشغول تھے سوائے ایک شخص کے۔ آصف جو

بالاج کی تاک میں بینچ پر فارغ بھیٹا تھا۔ بالاج کو دیکھ کر مسکرایا اور اپنے ساتھیوں کو

اشارہ کیا۔

دیواریں کافی لمبی تھیں۔ اسی لیے دھوپ زیادہ نہیں آرہی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بالاج چلتا ہوا درخت کے تنوں کے پاس آیا۔

وہ جگہ میدان سے زرا دوری پر تھی اور وہاں زیادہ قیدی بھی نہیں تھے۔

کسی نے پیچھے سے اسے دھکا دیا۔

دھکا غیر متوقع تھا تو وہ سنبھل نہیں سکا۔وہ اٹھ رہا تھا کہ آصف نے اس کو مکا مارا۔

اس نے جبڑے بھینچے اور اتنی پھرتی سے وار کیا کہ آصف دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔

''آصف علی مجھ سے بلاوجہ مت الجھو ورنہ تمہاری زندگی کی ڈور کو اتنا الجھادونگا کہ

ڈور کاٹنی پڑیں گی۔'' بالاج نے خونخوار نظروں سے اس کی جانب دیکھااور منہ سے

نکلا خون تھوکا۔

آصف کے ساتھ جو دو اور آدمی تھے انہوں نے بالاج کے دونوں ہاتھ قید کر

لیے۔اور آصف نے اس پر وار کرنا شروع کر دیا۔

بالاج نے ہاتھ چھڑانے کے لیے ان دونوں کے ہاتھ موڑ دیے۔اور ان دونوں کو

مکہ مارا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہاں سے دوسرا آدمی درخت کی کچھ کٹی ہوئی شاخیں لا رہا تھا اسی طرف۔ بھورے

بال، مغرور سی ناک اور سنہری آنکھیں جو دھوپ کی روشنی میں چمک رہی تھیں۔

بھورے بال لمبے تھے، جنہیں پونی میں قید کیا ہوا تھا مگر کچھ بال ماتھے پر بکھرے

تھے۔

وہ لکڑیاں پکڑے آ رہا تھا کہ ایک آدمی اس سے ٹکرایا اور سارا سامان جو اس کے

ہاتھ میں تھا وہ گر گیا۔

اس نے غصہ سے اس کی جانب دیکھا کہ اس آدمی نے اسے دھکا مارا۔

ایک تو چوری اوپر سے سینازوری۔۔

حیدر نے غصہ سے آنکھیں چھوٹی کیں اور اس آدمی سے لڑنا شروع کر دیا۔اب

بالاج اور حیدر لڑ رہے تھے اور آصف اور اس کے آدمی مار کھا رہے تھے۔

اس دوران وہاں سے آفسر حنان اور کچھ حولدار بھاگتے ہوئے آئے اور ان سب کو

چھڑایا۔

”یہ جیل ہے تم لوگوں کے باپ کا گھر نہیں کہ جو جی میں آئے وہ کرو!“ حنان غصے

سے چلایا۔

www.novelsclubb.com

”میں نے کہا تھا نا! پچتاؤ گے۔“ وہی یک طرفہ مسکراہٹ۔

حنان نے آنکھیں بند کیں اور خود پر کنٹرول کیا۔

”ہتھکڑی باندھوا نہیں اور رات تک ہتھکڑیاں مت کھولنا۔“ حنان نے حولدار سے

کہا اور دونوں کے ہاتھ پیچھے باندھ دیے۔

بالاج اور حیدر کے بیچھ انجان نظروں کا تبادلہ ہوا۔

”Stay the hell away from me“

www.novelsclubb.com

بالاج نے حیدر کو مخاطب کر کے رعب دار لہجے میں کہا۔

حیدر نے ایک کاٹ دار نگاہ بالاج پر ڈالی۔

※※※

حنا نے ہیوی بائیک ایک وسیع پولیس اسٹیشن کے سامنے پارک کی اور چابی کوٹ کی

جیب میں ڈال دی۔

مضبوط قدموں سے پولیس اسٹیشن کی جانب روانہ ہوئی

وہ اندر داخل ہوئی۔کچھ دن پہلے اس کو یہاں ٹرانسفر کیا گیا تھا۔سائیڈ پر ٹیبل اور اس

کے پاس الماری اور دوسری جانب ایک ٹیبل تھا جس کے ارد گرد افسران بیٹھے

ہوئے تھے۔بلکہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ لیٹے ہوئے تھے،اور ان کے سامنے دو جیل

تھے۔اور تھوڑا اندر کی جانب ایک آفس۔

حنا کو اندر آتے دیکھ سب فرتی سے سیدھے ہوئے اور جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئی

سب نے سلام کیا۔

جس کا جواب اس نے سر خم کرتے ہوئے دیا۔

سامنے انسپیکٹر کو دیکھا۔

"کیاانفارمیشن مل گئی ہے یا یہاں صرف ٹائم پاس کرنے آتے ہو؟" حنا کی نظریں

اس پر جمی ہوئی تھیں۔

"میم وہ کچھ بولنے کے لیے تیار ہی نہیں ہے۔۔اور ہاتھ نا اٹھانے کے اور ڈر

ہیں۔۔" سامنے والے انسپیکٹر نے تھوک نگلا۔

"تو اس کا مطلب میری محنت جائے بھاڑ میں؟" حنا نے سختی سے کہا تھا۔

"نہیں میم وہ۔۔"

”کیا میم؟ یہاں جیل میں ہم ان کرمنل کو دعوت کھلانے کے لیے لاتے ہیں؟“ حنا

نے اس کی بات کاٹ دی۔

”نہیں میم وہ اوپر سے آرڈر آئے ہے۔۔“ موسیٰ نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

”جیل کا دروازہ کھولو۔۔“ حنا نے اس کی بات اگنور کر کے نعمان صاحب کو مخاطب

کرتے ہوئے کہا۔

(نعمان صاحب عمر رسیدہ شخص تھے اور لمبے عرصے سے یہاں حولدار تھے۔)

نعمان صاحب نے جلدی سے سلاخیں کھول دیں۔

حنااندر داخل ہوئی، سیاہ پینسل ہیلز کی ٹک ٹک پر اس شخص نے نظر اٹھا کر دیکھا۔

''یہ سب بند کرو کچھ نہیں بگاڑ سکتی تم میرا۔ کہا تھا نا میں نے! کہ محنت بیکار جائے

گی تمہاری۔'' صائم کمینگی سے مسکرایا تھا۔

دوسرا افسر دو کرسیاں لایا اور انہیں آمنے سامنے رکھ دیا۔

ایک کرسی گھسیٹ کر اے ایس پی حنا ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھ گئی اور دوسری پر

صائم کو بیٹھنے کا کہا۔

ان کرسیوں کے درمیان فاصلہ تھا۔

www.novelsclubb.com

"دیکھو اگر ایسے ہی بتادو گے تو زیادہ وقت ضائع نہیں ہو گا میرا۔اور اگر نہیں بتاناتو

اپنی حالت کے ذمہ دار تم خود ہو گے۔۔"حنانے سرد مہری سے کہتے ہوئے کرسی

کی پشت سے ٹیک لگالی۔

"کیا کر سکتی ہو؟ ویسے تمہارے ڈپارٹمینٹ کو کوئی مرد آفسر نہیں ملا تھا کیا؟ جو ایک

لڑکی۔۔"صائم کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی کہ زوردار تھپڑ کی آواز گونجی۔

تھپڑ اتنی زور سے لگا تھا کہ اس کے چاروں طبق روشن ہو گئے۔وہاں یہ دم خاموشی

چھا گئی۔

”صائم آفندی میں اپنے شکار کو اتنی آسانی سے جانے نہیں دیتی۔خاص کر تب جب

اس شکار سے مجھے فائدہ ہو۔“وہی تپا دینے والی مسکراہٹ۔

وہ اسی مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھتی رہی،زہر سے بھی زہریلی مسکراہٹ۔۔

”میں نے کہا نہ کہ مجھے کچھ نہیں پتا۔۔“صائم نے تپتے ہوئے کہا۔

حنا نے ہیل والے جوتے سے صائم کے داہنے پاؤں پر دباؤ ڈالا اور twist کیا۔

وہ درد سے کراہا۔

"میں نے کہا نا! مجھے بالاج کے بارے میں کچھ نہیں پتہ۔" وہ کراہتے ہوئے چلایا

اور پاؤں آزاد کرنے کی کوشش کی۔

"میں نے کہا مجھے سچ سننا ہے۔" ہیل کو اور twist کیا اور مزید دباؤ ڈالا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔" وہی رٹ تھی اس کی۔

"موسیٰ!!!" حنا نے صائم کے پاؤں پر دباؤ ڈالتے ہوئے موسیٰ کو آواز لگائی۔

"جی میم۔۔" موسیٰ نے ہاتھ پیچھے باندھ لیے۔

www.novelsclubb.com

"پانا لے کر آؤ۔" حنا نے صائم کے پاؤں کو آزاد کیا۔

صائم نے اپنا پاؤں ہاتھ میں پکڑ لیا اور درد سے آنکھیں میچ لیں۔

"پانا۔۔۔" موسٰی کی آنکھیں کھلی رہ گئی۔

"ہاں پانا!" اس نے پانا پر زور ڈالتے ہوئے کہا۔

(وہ پانا کچھ ایسا تھا کہ اوپر کی جانب بھی دو دانت کی طرح کچھ نوکیلا سا بنا ہوا تھا اور

نیچے سے بھی بالکل ویسا ہی تھا۔)

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ باہر گیا اور کچھ دیر میں پانا ہاتھ میں لیے آیا۔

اس کے بیچ میں ایک پٹا تھا۔

حنا نے پانا ہاتھ میں لیا اور موسٰی کی طرف اشارہ کیا۔

موسٰی نے اشارہ سمجھتے ہوئے صائم کے ہاتھ پکڑ کر پیچھے باندھ دیے۔

صائم خود کو چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا۔

حنا نے وہ پانا اس کے گلے میں باندھ دیا۔

www.novelsclubb.com

صائم نے گردن جیسے ہی نیچے کی کسی نوکیلے دانت کی طرح وہ پانا اسے چبا تھا۔

”آہہہ۔۔۔“ وہ درد سے کراہا۔

اور گردن واپس اونچی کر دی۔

اسے درد سے کراہتے دیکھ کر حنا کا سفاک سا قہقہہ جیل میں گونجا۔ صائم کو حنا کی

دماغی حالت پر شک ہوا۔ وہ خطرناک قید میں تھا۔

صائم نے گردن اونچی ہی کی رکھی۔

www.novelsclubb.com

اگر گردن جھکی تو جان سے محروم ہو جائے گا۔

”جب تک یہ کچھ بتائے گا نہیں تب تک یہ مت ہٹانا۔“ حنا نے سفاکی سے

مسکراتے ہوئے صائم کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔

”جس نے ہٹایا پھر اس کے گلے میں ڈال دوں گی۔ یاد رکھنا!“ موسیٰ کو گھورتے

ہوئے کرخت لہجے میں کہا۔

※ ※ ※

www.novelsclubb.com

یہ منظر ایک چھوٹے مگر خوبصورت گھر کا تھا۔جس کا دروازہ براؤن تھا اور دیوار مٹی

رنگ کی تھی۔اندر کی جانب جھانکیں تو ایک چھوٹا سا لان تھا جہاں ایک سائڈ پر

چھوٹے چوزوں کا پنجرہ رکھا تھا اور وہاں سے چوں چوں کی آوازیں آرہی تھیں۔

دوسری طرف کچھ پھولوں سے سجائے گئے گملے اور انہی گملوں کے سامنے ایک

چارپائی تھی جس پر اعظم صاحب بیٹھے اخبار پڑھ رہے تھے۔سامنے ایک ٹرے میں

ان کی چائے پڑی ہوئی تھی۔

لان چھوٹا سا تھا مگر خوبصورت تھا بالکل گھر کے مکینوں کی طرح۔

اعظم صاحب جو چائے کا گھونٹ بھر رہے تھے، نے دیکھا کہ سامنے سے انکا بیٹا

بھاگتے ہوئے آرہا ہے۔

"کیا ہوا ریان؟" اعظم صاحب نے ریان کو ہانپتے ہوئے دیکھ کر پوچھا اور چائے کا

کپ سامنے ٹیبل پر رکھ دیا۔

"ارے ابا مجھے کہیں چھپا لو آپ۔ ورنہ آج کی تاریخ میں آپ کا یتیم ہونا پکا ہے۔"

ریان نے چارپائی کے نیچے چھپنے کی ناکام کوشش کی۔

"یتیم تو میں بیس سال پہلے ہو گیا تھا۔" اعظم صاحب نے آبرو اچکا کر کہا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہائے اللہ! ابا بے اولاد ہو جائیں گے آپ۔ اکلوتا تو میں آپ کا بیٹا ہوں۔ جس مافیا

کوئین کو آپ بیاہ کر لائے ہیں نا، وہ ڈریکولا بنی اپنے ہتھیار لے کر میرے پیچھے

آ رہی ہیں، مجھے شہید کرنے۔۔" ریان نے اپنے مصنوعی آنسو صاف کیے۔

"شہید ہونا تو اچھی بات ہے۔۔۔ سیدھا جنت بھیج دیے جاؤ گے۔" اعظم صاحب

نے چائے کا سپ لیتے ہوئے کہا۔

"جنت کا تو پتا نہیں پر اماں مجھے جہنم ضرور بھیج دیں گی۔" ریان نے ٹھوڑی کھجاتے

ہوئے کہا۔

"ریااااان!" ہاجرہ بیگم ہاتھ میں بیلن لیے غصے سے آرہی تھیں۔

"ابا چائے کیا پی رہے ہیں مجھے بچائیں یار۔۔" اماں کی آواز پر اس نے اعظم صاحب

کا ہاتھ پکڑا اور انہیں safety shield بنا کر سامنے کھڑا کر دیا۔خود چارپائی پر

بیٹھ گیا۔

ہاجرہ بیگم غصہ سے آگ بگولہ ہوتے ہوئے وہاں پہنچیں اور سیدھا وار کرنا چاہا مگر

سامنے اعظم صاحب کو دیکھ کر رک گئیں۔

www.novelsclubb.com

"ہٹ جائیں آپ اعظم، آج میں نے اس کی طبیعت صاف کرنی ہے۔ خبردار جو آپ نے ایک لفظ بھی اس کی حمایت میں بولا تو۔۔" ہاجرہ بیگم نے اعظم صاحب کو گھورتے ہوئے اپنی جوتی اتاری۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ کون سا لفظ نہیں بولنا؟" اعظم صاحب نے سادگی سے کہا اور اپنی بیگم کو دیکھا۔

"اعظمممم۔۔۔" انہوں نے زور دے کر کہا۔

ریان جو چارپائی پر بیٹھ کر اعظم صاحب کی چائے پی رہا تھا کہنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"اماں جان میں جوان ہو گیا ہوں۔اب تو کم از کم اپنے اس ہتھیار سے مجھ پر وار کرنا

بند کر دیں۔"ریان نے انکی جوتی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ایسے ہوتے ہیں جوان بچے""انہوں نے گھورتے ہوئے کہا۔

"تو کیسے ہوتے ہیں؟"ریان نے معصوم سا چہرہ بنا کر آنکھیں ٹپٹپائیں۔مانو دنیا میں

اس سے زیادہ معصوم کوئی ہے ہی نہیں۔

"ریان تم نے یہ حرکت کیوں کی؟"ہاجرہ بیگم نے اعظم صاحب کا ہاتھ پکڑ کر پیچھے

کیا اور سیدھا اس کے سامنے آکر کھڑی ہو گئیں۔

"اچھانااماتنے پیار سے تو نادیکھیں۔۔۔مجھے شرم آرہی ہے۔" ریان نے آستین کا

کونا منہ میں لیتے ہوئے کہا

اوران کے گھورنے پر چوٹ کی۔

"کون سا گل کھلایا ہے اس نے ؟" اعظم صاحب سوال پوچھے بغیر نارہ سکے۔

اور چارپائی پر ریان کے ساتھ بیٹھ گئے۔

"جو میں نے کیا ہے اس کے بعد ابا کے ہاتھوں بھی ہلاک ہو جاؤں گا۔ چل بیٹا ریان

نکل لے۔" ریان نے سر کھجایا اور ادھر ادھر دیکھتے ہوئے سوچا۔

ریان جو ابھی یہ سوچ رہا تھا، ہاجرہ بیگم نے اس کا کان کھینچ لیا۔

”اماں کچھ تو عزت کر لیں ایس ایچ او(S.H.O) ہوں یاار۔“ ریان نے کان کھجاتے ہوئے کہا۔

ہاجرہ بیگم نے ریان کو گھورا اور اعظم صاحب کو اس کا کارنامہ بتانے لگیں۔

”شادی سے خود منع کر کے آیا ہے۔“ اعظم صاحب کو بتاتے ہوئے ریان کو غصے سے گھورا۔

اعظم صاحب نے سنجیدگی سے اس کی طرف دیکھا جو چائے کا کپ ختم کر کے

بھاگنے کی تیاری میں تھا۔

"کیوں کیا یہ سب ؟" انہوں نے رخ پورا اس کی طرف موڑ لیا۔

"ابا منع کر رہا تھا میں آپ سب کو کہ نہیں کرنی میں نے اس چائینیز چڑیل سے

شادی۔۔۔پھر کیوں سارے پیچھے پڑ گئے ہیں میرے؟" ریان نے زچ ہوتے

ہوئے کہا اور خالی کپ ٹرے میں رکھ دیا۔

ہاجرہ بیگم ویسے ہی غصے سے پاؤں زمین پر پٹختے، ریان کو گھوری سے نواز کر واپس

کچن میں چلی گئیں۔

باپ بیٹا جب بھی بات کرتے تھے ہاجرہ بیگم ہمیشہ ان کو اکیلا چھوڑ دیا کرتی تھیں۔

”وجہ کیا ہے شادی نہ کرنے کی؟“ انہوں نے ریان کو جانچتے ہوئے کہا۔

”بابا میں جس میدان میں اترا ہوں۔ وہ میدان جان کی قربانی مانگتا ہے۔ اور کم از کم

میں کسی کی زندگی برباد نہیں کرنا چاہتا۔“ ریان نے سنجیدگی سے کہا، آنکھیں کسی

سوچ میں ڈوبی ہوئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"تو کیا اس ڈر سے تم شادی ہی نہیں کرنا چاہتے کہ تم مر جاؤ گے؟" اعظم صاحب

نے جانچتی نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"بابا مجھے اپنی موت سے ڈر نہیں لگتا اگر مجھے موت سے ڈر لگتا تو میں میدان چھوڑ

کر کب کا بھاگ چکا ہوتا۔ مجھے اس کی فکر ہے جسے میری وجہ سے نقصان پہنچے گا۔"

ریان نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے سادہ لہجے میں کہا۔

"نقصان تو تم نے پہلے بھی کسی کو دیا تھا، جس کا قصور بس یہ تھا کہ وہ وکیل کی بیٹی

تھی۔۔" اعظم صاحب رنجیدہ ہوئے۔

"اپنے باپ کا کیا اس نے بھگتا ہے اور یہی دنیا کا دستور ہے۔" ریان سفاکی سے کہتے

ہوئے اٹھ گیا۔

چہرے پر چٹان جیسی سختی چھا گئی۔

مگر ریان تو کبھی سخت نہیں تھا وہ تو موم کی طرح جلد پگھل جایا کرتا تھا۔

ریان نے دروازہ عبور کیا اور پولیس جیپ میں بیٹھ گیا۔

دماغ میں ماضی کا ایک منظر لہرایا۔

www.novelsclubb.com

ماضی ایک خونخوار جانور ہوتا ہے، اگر آپ پیچھے دیکھیں تو وہ خونخوار نظروں سے

گھور رہا ہوتا ہے۔اور اگر آگے بڑھنے کی کوشش کریں تو آپ کا پیچھا کرتا ہے۔

حال پر بھی اثر انداز ہوتا ہے اور مستقبل پر بھی۔

ماضی،

گھر بالکل ویسا ہی تھا، بس منظر بدل گیا تھا۔

تین سالہ ریان اپنے باپ کے ساتھ گھر جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

''آپ کو پتا ہے بابا آج میرا اور حمینا کا رزلٹ تھا۔''حمینا کے نام پر ناک چڑھائی۔

''اچھا جی۔۔اور کیا رزلٹ آیا؟''اعظم صاحب خاصے جوان لگ رہے تھے،

دوستانہ لہجے میں پوچھا۔

''ہمیشہ کی طرح حمینا جیت گئی۔۔''کہتے ہوئے اپنے والد کے تاثرات جانچے۔

''وہ اچھا پڑھتی ہے اس لیے اچھے نمبر آئے ہیں اس کے،بیٹا تم بھی محنت کرنا

تمہارے بھی اچھے نمبر آئیں گے۔''اعظم صاحب نے محبت سے سمجھاتے ہوئے

کہا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"نہیں بابا وہ ہمیشہ کیسے جیت جاتی ہے؟ جبکہ وہ کچھ یاد بھی نہیں کرتی۔۔۔وہ

چیٹنگ کرتی ہے اور چیٹنگ سے ہمیشہ جیت جاتی ہے۔اور کسی کو شک بھی نہیں

ہوتا اس پر۔" ریان رنجیدہ ہوا تھا۔

اعظم صاحب اسے مسکرا کر سن رہے تھے۔

"اور میں ہمیشہ محنت کرتا ہوں اور بہت کوشش کرتا ہوں پھر بھی ہار جاتا ہوں

بابا۔" ریان نے بجھے بجھے لہجے سے کہا۔

''کیا دھوکہ ہمیشہ جیت جاتا ہے بابا؟ اگر میں بھی دھوکے سے چیٹنگ کروں گا تو کیا

میں بھی بنا محنت کیے فرسٹ آؤں گا؟'' ریان کے دماغ میں کئی سوال تھے۔

جس کا جواب اسے اعظم صاحب نہیں بلکہ وقت دینے والا تھا۔

اور وقت سے بہتر جواب کوئی نہیں دیتا۔

حال،

ریان نے خیالات کو جھٹکا اور جیپ اسٹارٹ کی۔

www.novelsclubb.com

وہ سوچنا نہیں چاہتا تھا ماضی کو، ماضی میں اس نے صرف کھویا تھا۔

ریان نے جیپ پولیس اسٹیشن کے باہر پارک کی اور اندرونی گیٹ کی جانب آیا۔

چہرے پر سادہ تاثرات تھے۔

ریان جب اندر داخل ہوا تو حنا جیل سے باہر آرہی تھی۔

www.novelsclubb.com

پرکشش خوبصورت چہرہ اس وقت ریان کو زہر لگ رہا تھا۔

حنا نے ریان کی جانب دیکھا گندمی رنگت، مغرور کھڑی ناک، عنابی ہونٹ۔

ہینڈ سمنیس کی بات کریں تو ریان اس نعمت سے مالا مال تھا۔

بقول ریان، سو دو سو لڑکیاں تو اس کے نام کی مالا جھپتی ہو نگی۔

"سر نے ہم دونوں کو آفس میں بلایا ہے۔" حنا نے سادہ سے لہجے میں کہا اور خود

آفس کی جانب چلی گئی۔

اشارہ یہی تھا کہ وہ بھی آجائے۔

وہ چاہ کر بھی ریان سے سفاکی سے بات نہیں کر سکتی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ دوست تھا اس کا، ایک زمانے میں ہی سہی۔

حنا اپنے آفس میں داخل ہوئی اور اپنی چیئر پر بیٹھ گئی۔ ریان بھی اتنے میں آفس میں

داخل ہوا۔

حنا کا آفس زیادہ بڑا نہیں تھا، چیئر کے پیچھے ایک جالی دار کھڑکی تھی اور سامنے ایک

ٹیبل جس پر کچھ فائلز پڑی ہوئی تھیں۔ سیدھی دیوار کی طرف ایک چھوٹی سی

الماری تھی جس میں شاید کیس کی فائلز تھیں۔

ریان حنا کے بالکل سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

”صائم بالاج کا آدمی ہے تم اتنے یقین سے کیوں کہہ رہی ہو؟“ ریان نے بیٹھتے ہی

سنجیدگی سے بات کا آغاز کیا۔

”ریان اس فائل میں بالاج کے اور صائم کے فون کی لوکیشنز ہیں۔“ حنا نے فائل

اونچی کر کے دکھائیں۔

ریان نے فائل لی اور اس کا جائزہ لینے لگا۔

”اور بالاج کی لوکیشن اور صائم کی لوکیشن میچ کر رہی ہے۔“

"If i am not wrong" "حنانے کرسی سے جھولا لیتے ہوئے سوالیہ انداز

میں کہا۔

"ہمم۔۔۔یہ ایک اتفاق بھی تو ہو سکتا ہے نا!" ریان نے آبرو اچکائی، انداز ویسا ہی

اجنبی سا۔

اگر دوست چھوڑ کر چلا جائے تو انسان ٹوٹ جاتا ہے پر اگر سامنے ہوتے ہوئے

اجنبی لہجہ اختیار کر لے، تو اس کی تکلیف ٹوٹ جانے سے زیادہ ہوتی ہے۔

اب تک تو اسے عادت ہو جانی چاہیے تھی اس لہجے کی مگر آج بھی اس کے اندر کچھ

ٹوٹا تھا۔

جس کے ٹوٹنے کی آواز حنا کے علاوہ نا کسی کو سنائی دیتی تھی نا اس کی تکلیف کسی اور کو

محسوس ہوتی تھی۔

حنا نے پر سوچ نظروں سے ریان کو دیکھا۔

”میں کچھ پوچھ رہا ہوں۔ تم نے سنا کیا؟“ ریان نے اسے سوچ میں گم دیکھ کر

مخاطب کیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاں کیا؟ کیا کہہ رہے تھے تم؟" اس نے خیالات کو جھٹکا اور اپنے چہرے پر ہاتھ

پھیرا تاکہ کوئی جذبات اور احساس دکھائی نا دیں۔ وہ سفاک ہی اچھی تھی۔

"یہ کوئی اتفاق بھی تو ہو سکتا ہے۔" ریان نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

"اتفاق سیریسلی؟" اس نے آبرو اچکائی۔

"کم از کم اتفاق بالاج کے ساتھ نہیں ہوتے۔" لہجے میں نفرت تھی، شدید

نفرت۔

”معلومات کہاں سے ملیں؟اور کس نے دیں؟“ ریان نے فائل میں جھانکتے

ہوئے سوالیہ انداز میں پوچھا۔

”میرے کچھ ذرائع ہیں انہوں نے دی ہے۔“ حنا نے ریان کی جانب دیکھتے ہوئے

آنکھیں چھوٹی کیں۔

”کیا وہ بھی تمہاری طرح فریب کار ہیں؟“ انداز میں طنز تھا۔

”تم جا سکتے ہو ریان۔“ حنا نے آنکھیں بند کرتے ہوئے سخت انداز میں کہا۔

اور کرسی کی پشت سے ٹیک لگالی۔ابھی اس کی آنکھیں بند ہی تھیں کہ اتنے میں

دروازہ نوک ہوا۔

اس نے آنکھیں کھولیں ریان شاید جاچکا تھا۔

”آجائیں۔“اجازت دیتے ہوئے وہ سیدھی بیٹھی۔

ریان دروازہ کھول کراندرداخل ہوااور کرسی پر بیٹھ گیا۔منتظر نظروں سے حنا کی

جانب دیکھا۔

حنا حیران ہوئی کہ وہ دوبارہ کیوں آیا ہے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم پہلے نہیں آئے۔۔؟" حنا نے اسے منتظر پا کر اپنی حیرانی چھپاتے ہوئے پوچھا تھا

یاں کہا تھا یہ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔

"یہ سوال تھا یا اس بات کی دلیل مانگ رہی ہو کہ میں فوراً کیوں نہیں آیا؟" ریان کو

اس کا انداز عجیب لگا۔

"تم سچ میں ابھی آئے ہو نا؟" حنا ڈسٹرب ہو چکی تھی۔

یہ آخر کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ؟ اس نے خود سے سوال کیا۔

اگر ریان ابھی آیا ہے تو پہلے کون تھا۔۔۔میں کس سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔کیا

میں خود سے باتیں کر رہی تھی؟

مگر ریان تو میرے سامنے بیٹھا تھا۔

کیا میری بیماری۔۔۔نہیں نہیں میں بیمار نہیں ہوں اور نا ہی تھی۔

اپنی سوچ خود جھٹک دی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں میں موسیٰ کے ساتھ تھا۔اس نے بتایا صائم اور بالاج کے بارے میں۔"

ریان نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی اور جانچتی نگاہوں سے اس کی طرف

دیکھا۔ جیسے کچھ ڈھونڈنا چاہتا ہو۔وہ شاید اسے سن ہی نہیں رہی تھی۔

وہ اپنی سوچوں سے لڑ رہی تھی۔

"کیا ہو گیا ہے اسے اتنا عجیب کیوں بیہیو کر رہی ہے۔" ریان نے اس کے عجیب

انداز کو نوٹ کرتے ہوئے سوچا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

حنا کوریان کی ایک بھی بات نا سمجھ آئی تھی نا اسنے سنی تھی۔اس کے صرف سوال

تھے۔آہہ پچھلے دس سالوں سے اس کے سوال ہی تھے۔

اوران میں دن بدن اضافہ ہو رہا تھا۔

وہ ان سوالوں میں الجھ گئی تھی،جواب ایک نہیں تھا۔

حنا نے سر ہاتھوں میں گرا دیا۔

جیسے یہ جگہ اسے کاٹ کھانے کو دوڑ رہی ہو،اس کے لیے سانس لینا دشوار ہو گیا۔

اس نے سر اٹھایا۔آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔

وہ اپنی چیئر سے اٹھ گئی اور ٹیبل سے کچھ ڈھونڈنے لگی۔وہ کافی جلدی میں لگ رہی تھی۔

ریان نے آنکھیں چھوٹی کیں اور آبرو اچکائی۔

وہ اس کے رویے پر حیران ہوا تھا۔

"اچھا سر نے بلایا تھا اپنے آفس۔" ریان نے شاید دھیان کام کی طرف لانے کی کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

حنا ایک دم اٹھی اور گاڑی کی چابی اٹھائی۔

”تم چلے جانا میں آجاؤں گی۔“ ریان کے سوال کا جواب دیتے ہوئے وہ عجلت میں

باہر چلی گئی۔

ریان کو کافی عجیب لگا تھا اس کا رویہ، لیکن پھر اسنے یہ سوچ جھٹک دی۔

وہ حنا ہے، اس کے بدلتے رویے کا کچھ پتا نہیں۔

وہ دھیمی دھیمی چال چلتے باہر آگیا اور ساتھ والے کمرے میں گیا جو اس کا آفس تھا۔

ریان اندر داخل ہوا۔

ریان کا آفس حنا کے آفس سے مختلف تھا۔ چھوٹا سا تھا۔ایک ٹیبل اور آمنے سامنے

دو کرسیاں پڑی ہوئی تھیں۔ باقی کمرہ صاف ستھرا اور خالی تھا۔

ریان کرسی پر بیٹھا اور کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لیں۔

وہ جب بھی حنا کو دیکھتا تھا اسے ماضی یاد آ جاتا تھا۔

جس ماضی میں اس کی جان سے عزیز بہن کو درندگی کا نشانہ بنا کر مار دیا گیا تھا۔وہ

قدم بہ قدم ماضی میں جانے لگا۔

پانچ سال پہلے،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سیاہ اور سفید عمارت اپنی پوری شان سے کھڑی تھی۔ موسم سردیوں کا تھا اور اسلام

آباد میں سردیوں کا موسم بہت حسین ہوتا ہے۔ ہلکی ہلکی برفباری نے عمارت کو ہلکا

سا اپنی آغوش میں لے رکھا تھا۔ آس پاس درخت تھے اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل

رہی تھی۔ سب لوگوں نے موٹے موٹے سویٹر اور شال لے رکھی تھی۔

بنگلے کے اندر کا منظر کچھ یوں تھا کہ لان خالی تھا، ہلکی ہلکی برف زمین پر پگھل رہی

تھی اور ایک سیاہ دروازہ عبور کریں تو اندر صاف ستھرا اوپن سفید کچن تھا۔ اور

سرمئی رنگ کے صوفے کچن سے تھوڑا آگے پڑے ہوئے تھے۔ چھت کا ڈیزائن

سرمئی رنگ کا تھا، صوفوں پر سفید کشن موجود تھے۔

کچن میں عزراء دوپہر کا کھانا بنا رہی تھی اور سامنے صوفے پر احمر صاحب کبھی فائیل

میں دیکھ رہے تھے تو کبھی لیپ ٹاپ میں کچھ ٹائپ کر رہے تھے۔

''عزراء ایک کپ کافی مل سکتی ہے؟'' احمر صاحب نے لیپ ٹاپ سے سر اونچا

کرتے ہوئے عزراء کی جانب دیکھا جو ہانڈی کو دم دے رہی تھی۔ احمر اپنی عمر سے

کم لگتے تھے۔ مغرور ناک، عنابی ہونٹ، ہلکی ہلکی داڑھی، اور سرمئی آنکھیں۔۔۔

انسان کو سیراب کر دینے والی۔

عزراء نے احمر کی جانب دیکھا اور مسکرا کر سر ہاں میں ہلایا۔

عزراء بھی کافی خوبصورت تھیں، تراشیدہ نقش و نگار، سیاہ آنکھیں اور سرخ و سفید

رنگت۔ وہ دبلی پتلی سی تھیں۔

احمر صاحب جواباً مسکرا دیے اور واپس کام میں لگ گئے۔

''السلام و علیکم ماما بابا۔۔'' دھڑم سے دروازہ کھولتے ہوئے حمینا نے بلند آواز میں سلام کیا۔

عزراء جن کے ہاتھ سے چمچ گر گیا تھا۔

''مجال ہے یہ لڑکی کبھی انسانیت سے گھر میں داخل ہو۔دروازہ ایسے کھولتی ہے جیسے زلزلہ آگیا ہو۔'' عزراء خود سے بڑبڑائیں اور نفی میں سر ہلاتی رہیں۔ حمینا کسی زلزلے سے کم بھی نہیں تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"وعلیکم اسلام۔ کیسا گزرا دن؟" احمر صاحب نے لیپ ٹاپ بند کیا اور حمینا کی

جانب دیکھا جس نے بیگ سائیڈ صوفے پر پھینک دیا اور سفید جو گرز اتار کر یہاں

وہاں پھینک دیے۔ ایک لمبی سانس خارج کی اور بولی۔

"بہت بورنگ تھا بالکل بھی مزا نہیں آیا آج۔" حمینا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم اسکول مزے لینے جاتی ہو؟" عزراء بیگم جو کافی لائی تھیں، نے اس کی بات کا

جواب دیتے ہوئے آس پاس دیکھا۔

"جی امی آپ کو کوئی شک ہے کیا؟اسکول ہو اور مزے نا کریں۔۔۔ہو ہی نہیں

سکتا۔"حنا نے آنکھیں جھپکائی تھیں۔

عزراء جن کا میٹر آس پاس کے گند کو دیکھ کر ہائی ہو چکا تھا۔

"حنا اپنی چیزیں سمیٹو ورنہ جوتے کھاؤ گی مجھ سے۔"عزراء غصہ سے دانت پیستے

ہوئے بولیں۔

"امی میں اسکول میں بہت چیزیں کھا کر آئی ہوں جوتے کھانے کی پیٹ میں جگہ

نہیں ہے۔"حنا نے ڈھٹائی سے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"حنا ابھی اگر یہ سامان دس منٹ کے اندر اندر نا سمیٹا تو تمہاری چوٹی کاٹ دوں گی۔" انہوں نے کمر پر ہاتھ باندھ لیے اور اس کی دکھتی رگ پر پیر رکھ دیا۔

(حنا کے بال اس کا پہلا عشق تھے۔ سیاہ لمبے اور گھنے بال، جب وہ چوٹی بناتی تھی تو کمر سے نیچے تک آتے تھے۔)

"امی آپ مجھ سے میری جان مانگ لیتیں میں خوشی خوشی دے دیتی۔ آپ نے ہم سے ہمارا غرور مانگا ہے۔" اس نے پہلے ہاتھ مروڑ کر ماتھے پر رکھا اور پھر دوسری لائن پر اپنے مصنوعی آنسو صاف کیے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ڈرامے بازی بند کرو ورنہ میں اپنی بات کی پکی ہوں۔" وہ حنا کو دھمکاتے ہوئے

کچن کی جانب چلی گئیں۔

احمر صاحب اپنی مکمل دنیا کو دیکھ کر مطمئن اور خوش تھے اور ان کی نوک جھوک پر

مسکرا رہے تھے۔

انہیں کیا پتا تھا کہ ان کی ڈرامے باز بیٹی آگے جا کر سب کے لیے عذاب بننے والی

تھی، ایک قہر۔

ایک زلزلہ جو سب کی زندگی برباد کرنے والا تھا۔

"بابا آپ اتنے بڑے وکیل ہیں کبھی میری وکالت بھی کر لیا کریں ماما کے

سامنے۔" حمینا نے صوفے سے اٹھتے ہوئے اپنا بیگ اٹھایا اور احمر صاحب سے

مخاطب ہوئی۔

"آہہ میرا بیٹا آپ کی ماما یہاں کی جج بھی ہیں اور وکیل بھی۔ فیصلہ ان کا ہی ہوگا۔"

احمر صاحب نے دوبارہ لیپ ٹاپ میں مصروف ہوتے ہوئے، شیریں لہجے میں کہا۔

"ہائے۔۔ بابا کچھ تو رعب جھاڑا کریں ماما پر۔" حمینا نے اب جوتے ہاتھ میں

اٹھائے اور بیگ کندھے پر لٹکایا۔

”چندہ آپ کی ماما اتنی کیوٹ ہیں کہ ان پر رعب جھاڑنے کا دل ہی نہیں کرتا، بس مسکرانے کا دل کرتا ہے۔“احمر صاحب نے اونچی آواز میں بولتے ہوئے گردن عزراء کے تاثر دیکھنے کے لیے اونچی کی۔

”اصولاً تو مجھے بھی پھر کچھ نا کہے کوئی کیونکہ کیوٹ اور خوبصورت تو میں بھی ہوں۔ ماما سن لیں یہ law۔ کیوٹ لوگوں کو کوئی کچھ نہیں کہتا۔ خاص کر کے جو ذہین ہوں میری طرح۔“ بالوں کو ادا سے پیچھے کرتے اس نے عزراء کو مخاطب کیا۔

بس یہی کہنے کی دیر تھی کہ کچن سے جوتا اڑتا ہوا سید ھا ٹھا کر کے اس کی کمر پر لگا۔

"ہائے اللہ۔۔ماما آپ نا! گھر میں جو گرز پہن کر گھوما کریں۔" حمینا نے کمر پر ہاتھ

رکھتے ہوئے عزراء کی طرف دیکھا اور پھر سے ساری چیزیں یہ جا وہ جا کر دیں۔

"ہائے۔۔ کیوں؟ جو گرز پہن کر کیوں گھوموں میں؟" عزراء نے کچن سے

باہر آتے ہوئے ناسمجھی سے اس کی طرف دیکھا۔

"یار ماما آپ جب چاہے جوتا اٹھا کر مار دیتی ہیں مجھ معصوم کو بھاگنے کا موقع تک

نہیں دیتیں۔ جو گرز پہنیں گی تو جب تک آپ تسما کھولیں گی تب تک میں

بھاگ جاؤں گی۔" حمینا کہتے ہوئے سیدھا کمرے کی طرف بھاگی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیونکہ دوسرے پاؤں میں جوتی ابھی بھی موجود تھی، حملہ کبھی بھی ہو سکتا تھا۔

چیزیں ویسی ہی بکھری ہوئی تھیں۔

"آہہہ اس لڑکی کا کیا ہوگا!" عزراء نے اس کی پھیلی ہوئی چیزوں کو دیکھ کر آہہ

بھری اور صوفے تک آئیں۔

"وہی ہوگا جو منظورِ خدا ہوگا۔" حنا جو کمرے کا دروازہ بند کر رہی تھی، اس کا جواب

دینا نہیں بھولی تھی۔

عزراء نے بس نفی میں سر ہلایا اور اس کی چیزیں اٹھانے لگیں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

”آپ اسے کچھ کہتے کیوں نہیں؟ بڑی ہوتی جارہی ہے لیکن مجال ہے کوئی کام اس

کا ڈھنگ کا ہو۔“عزراء نے احمر کے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا۔

”ابھی بچی ہے وہ بڑی ہو گی تو خود سمجھ جائے گی۔“احمر صاحب نے لیپ ٹاپ بند

کر دیا اور پوری توجہ عزراء کی جانب کر دی۔

”آہہ میں بھی کس کے سامنے اس کی شکایت لگا رہی ہوں۔آپ اسے کیوں کچھ

کہیں گے؟لاڈلی جو ہے آپ کی،ہر شرارت میں آپ اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔“

عزراء نے منہ پھیرتے ہوئے کہا۔

”اچھا بابا مجھے جانا ہے دیر ہو رہی ہے۔ پھر ملاقات ہو گی خانم۔“ احمر صاحب نے ان کی طرف دیکھ کر محبت سے کہا۔

※※※

عزراء سارا کام کر کے اب بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھیں۔

حمینا ہلکے پیلے رنگ کا کرتا اور نیچے پینٹ پہنے باہر آئی۔ اس کی چوٹی اس کی کمر پر جھول رہی تھی۔

"ماما میں جا رہی ہوں خالہ کے گھر اوکے ے۔۔" حمینا نے جلدی جلدی جوتے

پہنتے ہوئے کہا۔

"یہ پوچھ رہی ہو یا بتا رہی ہو؟" عزراء صبح کا غصہ بھولی نہیں تھیں۔

"ماما جو بھی آپ کو بہتر لگے۔" اس نے کہتے ہوئے کندھے اچکائے۔

"کیا کرنے جا رہی ہو؟" عزراء نے ٹی وی کی طرف منہ موڑتے ہوئے کہا۔

"وہاں سبزیوں کی مانگ زیادہ ہے اس لیے وہاں ریڑھی لگانے کا سوچ رہی ہوں ذرا

پیسے کما لونگی۔" حنا نے اپنی ماں کو دیکھتے ہوئے پر سوچ انداز میں کہا۔

عزراء نے نفی میں سر ہلایا۔

"جلدی آجانا۔" وہ اسے کہتے ہوئے واپس ٹی وی میں اپنا ڈرامہ دیکھنے لگ گئیں۔

وہ اللہ حافظ کہتے باہر نکلی۔ ٹھنڈ اب بھی تھی مگر برفباری نہیں تھی۔

ماحول بہت حسین لگ رہا تھا۔

وہ گھر کے دروازے کے پاس کھڑی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی، شاید کسی کی منتظر تھی

پر کوئی نہیں دکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ انسان کبھی وقت پر آجائے نا تو میں شکرانے کے دو نفل ادا کروں گی۔" حنا

کہتے ہوئے سائیکل کی طرف گئی۔

سائیکل پر پیڈل گھماتے وہ دو گھر چھوڑ کر ایک چھوٹے سے آشیانے کے باہر رکی۔

گھر کا دروازہ ہلکا سبز تھا۔اس نے دروازہ بجایا تو دروازہ خود کھل گیا۔

وہ سائیکل پارک کرتی اندر داخل ہوئی اور سب کو اپنی آمد کی نشاندہی کروائی۔

دروازہ ٹھا۔۔۔کی آواز سے کھلا۔

صحن درمیانا سا تھا نا زیادہ بڑا نا بہت چھوٹا۔ چھوٹے چھوٹے سے پودے لگے ہوئے

تھے اور پودوں کے سامنے ایک چارپائی تھی۔ جس پر ایک درمیانی عمر کی عورت

بیٹھی ہوئی تھی۔ نقش و نگار بے حد پر کشش تھے۔ چھوٹی سی ناک جس میں سونے

کی لونگ پہنی ہوئی تھی، بڑی بڑی نیلی آنکھیں اور تراشیدہ حسن عزراء سے ملتا تھا۔

دروازے کی آواز پر سر اٹھا کر دیکھا۔ اندازے کے مطابق حنا ہی تھی وہ۔

"السلام و علیکم! خالہ جانی۔" ہاجرہ بیگم کو سامنے چارپائی پر بیٹھا دیکھ کر سلام کیا اور

ان کے بغل میں بیٹھ گئی۔

”وعلیکم اسلام! کیسی ہے میری بیٹی؟“محبت سے حنا کی پیشانی پر بوسا دیا۔

”میں بالکل ٹھیک آپ سنائیں؟بیٹی نا بولیں یار خالہ ورنہ آپ کی اصلی والی بیٹی پھر سے سڑ کر سیاہ ہو جائے گی۔“پیچھے دیکھتے ہوئے کچن میں جھانکا تھا مگر شاید وہ کمرے میں تھی۔

”ایسے نہیں کہتے حمینا! بڑی ہے آپ سے۔“ہاجرہ بیگم نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

”یہی کوئی پانچ سال بڑی ہے مجھ سے۔“آگے کچھ کہنے لگی تھی کہ اتنے میں رمیشہ کمرے سے باہر آئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ سفید رنگ کی شلوار قمیض پہنے ہوئے تھی جس پر سیاہ رنگ کی کڑھائی ہوئی تھی۔

پانچ فٹ کا قد، کندھوں سے نیچے تک آتے بھورے بال جو ہلکے ہلکے گھنگریالے

تھے، چھوٹی سی ناک اور درمیانی بھوری آنکھیں۔ نقش عام سے تھے پر وہ پرکشش

تھی۔

''آ گئی آفت تم اپنا دیدار کروانے؟ ویسے لوگ میری عمر میں دیدار یار کرتے ہیں اور

میں دیدار آفات کرتی ہوں۔'' رمیشہ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا بلکہ گھورتے ہوئے

شرارتی انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

''آپی ویسے آپ کو اگر شادی کا شوق چڑھا ہے تو کر لیں نا! مجھے بھی بریانی کھانے کا شوق چڑھا ہے۔''حنا نے اس کی دیدار یار والی بات کا جواب دیا۔

''بریانی گھر بیٹھے بھی کھا سکتی ہو۔گھر پر کھانا گناہ نہیں ہے!''رمیشہ نے گھورتے ہوئے کہا۔

''نہیں نا آپی! بربادی کی۔۔۔اوہ سوری شادی کی بریانی کا مزا ہی الگ ہوتا ہے۔''

حنا نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

"بڑی ہی کوئی بد تمیز ہو تم! بڑی ہوں پر مجال ہے کوئی عزت کر لو میری۔بس

لوگوں پر آفت بن کر ٹوٹتی ہو۔" رمیشہ نے ناک چڑھائی تھی۔

"اللہ اللہ رمیشہ آپی اب ایسا بھی کیا کر دیا مجھ معصوم نے؟" حنا نے معصومیت سے

آنکھیں ٹپٹپائیں۔

"معصووووم۔۔وہ بھی تم! کچھ اللہ کا خوف ہے تمہیں؟ جھوٹ بولنے والے اللہ کو

نہیں پسند۔" رمیشہ نے متعجبانہ انداز میں کہا۔

"اچھا رمیشہ آپی آپ کو جاب ملی؟" حنا کو یاد آیا کہ وہ کل انٹرویو کے لیے گئی تھی۔

”نہیں۔۔“یک لفظی جواب۔

”اللہ کیوں ؟“حنا چارپائی سے اٹھتے ہوئے کچن میں آئی۔

رمیشہ کسی گہری سوچ میں گم ہو گئی اس کی جاب کی بات پر۔

چہرے پر جو ہلکی سی شرارت تھی،وہ یک دم غائب ہو گئی۔

”رمیشہ اعظم ہم آپ سے مخاطب ہیں۔“حنا چلتی ہوئی کچن میں آئی اور اسے سوچ

میں گم دیکھ کر بھاری آواز میں کہا۔

''اچھا مجھے تو پتا ہی نہیں تھا۔''اسی انداز میں کہا گیا۔

''اچھا بتائیں نااا۔۔''وہ بضد ہوئی۔

''گڑیا یہ بتاؤ ریان کہاں ہے؟''رمیشہ نے بات گھمادی۔

''اللہ میں اسی کو لینے آئی تھی۔گھر پر نہیں ہے؟''حنا نے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

''گھر پر ہوتا تو کیا ہم اتنا سکون سے بیٹھے ہوتے؟''رمیشہ نے دونوں آبرو اٹھائیں۔

"یہ تو ہے۔" وہ متفق ہوئی۔

"ویسے بات گھمادی آپ نے لیکن خیر ہے بعد میں آکر ضرور پوچھوں گی۔" حنا

کچن سے باہر جاتے ہوئے مڑ کر کہنے لگی۔

"اچھا جیی۔۔" جی کو کھینچ کر کہا۔

"ہاں جی اور آپ کو تو پتا ہے حمینا بنت احمر ایک بار کسی چیز کے پیچھے لگ جائے تو

جب تک حاصل نا کرے جان نہیں چھوڑتی۔" حنا نے کہتے ہوئے ادا سے بال

اچھالے تھے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رمیشہ نے دونوں آبرو اچکائیں جیسے کہہ رہی ہو اچھاااا۔۔

اور حنا دروازے کی طرف چلنے لگی پھر واپس مڑ کر آئی اور ہاجرہ بیگم کے رخساروں

پر بوسہ دیا۔ہاجرہ بیگم محبت سے مسکرادیں۔

"کون سی فرمائش پوری کروانی ہے اپنی جو آج خالہ پر اتنااااااپیار آرہا ہے۔" ہاجرہ

بیگم نے اس کے چہرے کے تاثرات کو بغور دیکھا تھااور جان گئی تھیں کہ اسے اپنی

فرمائش کرنی ہے۔

”خالہ مجھے نا۔۔حیام کے گھر جانا ہے۔میں اور ریان دونوں جائیں گے۔میری ایک

کاپی اس کے پاس ہے اور اگر میں کل نا لے کر گئی نا تو میرے نمبر کٹ جائیں گے،

اور زلالت الگ ہو گی۔اور ہمارا ایک پروجیکٹ بھی ہے اسے بھی پورا کرنا ہے۔

ورنہ پھر بعد میں نمبر کٹ جائیں گے نا۔تو آپ ماما سے اجازت دلوادیں مجھے۔“ذرہ

سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

”میرا بچہ اتناااپڑھاکو کب سے ہو گیا؟“ہاجرہ بیگم نے حیران ہونے کی ایکٹنگ

کرتے ہوئے دل پر ہاتھ رکھا۔

"اللہ اللہ خالہ سچی سچی کہہ رہی ہوں۔" اس نے التجائی انداز میں کہا۔

"گڑیا اچھے سے جانتی ہوں میں۔ تم لوگوں کو پروجیکٹ یقیناً کسی کی زندگی حرام کرنے کا ملا ہوگا نا!!؟" رمیشہ نے کچن میں برتن سائیڈ پر رکھتے ہوئے اپنا حصہ ڈالا۔

اتنے میں دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔ سب نے دروازے کی جانب دیکھا۔ ایک درمیانی عمر کے شخص چھ فٹ قد، مغرور سی ناک، بھوری آنکھیں، اور نقش عام سے تھے، اندر داخل ہوئے۔ اور ایک پندرہ سالہ لڑکا جس کی آنکھیں ہو بہو ہاجرہ بیگم کی طرح تھیں۔ نیلی خوبصورت آنکھیں اور نقش میں بھی ہاجرہ بیگم سے ملتا تھا،

چہرے پر بلا کی معصومیت تھی۔ دونوں ساتھ ساتھ راہداری عبور کرتے ہوئے

چارپائی کی جانب آئے جہاں ہاجرہ بیگم اور حنا بیٹھی ہوئی تھیں۔

"السلام وعلیکم۔" درمیانی عمر کے شخص نے سلام کیا۔

"وعلیکم اسلام۔" سب نے ساتھ میں کہا تھا۔

"کیا فرمائشی پروگرام چل رہا ہے زرا مجھے بھی تو پتا چلے۔" اعظم صاحب نے ان کی

باتوں سے اندازہ لگاتے ہوئے پوچھا اور آتے ہوئے چارپائی کی دوسری جانب بیٹھ

www.novelsclubb.com

گئے۔وہ لڑکا اپنے طوطوں کے پنجرے کے پاس چلا گیا اور پانی صاف کرتے ہوئے

ان کی باتیں بھی سن رہا تھا۔

حنا چارپائی سے اٹھ کر سامنے کھڑی ہو گئی۔ریان کی پیٹھ تھی اس طرف۔

"سلطان کے گھر جانا ہے ان کو۔"ہاجرہ بیگم نے حنا اور ریان کی جانب اشارہ کرتے

ہوئے کہا۔

سلطان کے نام پر رمیشہ کا دل دھڑکا تھا۔دل نے ایک بیٹ مس کی تھی اور وہ کچن کی

طرف چلی گئی واپس۔

www.novelsclubb.com

ریان کنفیوز ہوا تھا کہ کیا اسے بھی جانا تھا؟

اور پھر پیچھے مڑتے ہوئے حنا کو اسی کنفیوز انداز میں دیکھا تھا۔

حنا نے آنکھوں سے گھورا تھا جیسے کہہ رہی ہو چپ!!!

"ویسے جانا کیوں ہے ہمیں حیام کے گھر؟" ریان نے دھیمی آواز میں پوچھا تھا بلکہ دھمکایا تھا۔

"کیوں پھنسا رہا ہے بتا دوں گی نا بعد میں۔" حنا نے منمناتے ہوئے بہت کم آواز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"یاد رکھنا! میرا ابھی ایک کام کرنا ہو گا تمہیں۔" ریان نے موقع پہ چوکا مارا تھا۔

"بس اسکول کا کام نا ہو باقی پکا کر دوں گی۔" حنا نے کہا۔

"ہاں اسکول کا کام میں نے تم سے کروانا بھی نہیں ہے آلسی۔۔" ریان نے اسے ایک نئے نام سے نوازا تھا۔

ان سالوں میں ریان اسے ہر دن نیا نام دے دیتا تھا۔

وہ دونوں آپس میں بات کر رہے تھے کہ۔۔۔

”بیٹا کیا کرنا ہے وہاں؟ دور بھی ہے وہ، آتے ہوئے دیر ہو جائے گی۔ سب پریشان

ہو جائیں گے۔“ اعظم صاحب نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

”صرف آج جائیں گے پکا پرامس۔“ حنا نے منت کرتے ہوئے کہا۔

”آپ کی ماما کو کون سمجھائے گا؟ انہوں نے آپ کو وہاں کبھی نہیں بھیجا ہے پھر بھی

آپ بضد ہیں بچے۔“ اعظم صاحب نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

مگر حنا کو کچھ نہیں سمجھنا تھا، وہ بضد تھی۔

اور حنا ضد پوری کیے بغیر سکون سے نہیں بیٹھتی۔

یہی اس کی بری عادت تھی۔

”مگر بابا ایک بار میں اور حنا چلے جائیں گے نا!“ اب ریان بولا تھا۔

”ہاں نا! ریان بھی میرے ساتھ ہے۔“ حنا نے بھی ساتھ ہی کہا۔

”اور پھر جہانگزیب انکل بھی تو بابا کے دوست ہیں اور مجھے صرف حیام سے ملنے جانا ہے۔ پلیز!“ حنا اور ریان، دونوں نے مسکین شکلیں بنا لیں۔

”بچو دیکھو! میں احمر کو کیا بولوں گا؟“ اعظم صاحب نے ان کو آسرا دیا شاید ضد چھوڑ دیں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اللہ اللہ خالو۔۔ کیا ہو گیا ہے بس میں نے وہاں جانا ہے، اس سے اپنی کاپی لینی ہے

جو دس دنوں سے اس کے پاس ہے اور ایک پریزنٹیشن کا پرچہ لینا ہے۔ پھر واپس

آجانا ہے۔ زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ لگیں گے اور باقی وقت راستے میں لگ جائے

گا۔" حنا نے سارا پلین بتادیا۔

"میرا دل نہیں مان رہا۔ احمر سے بات کر لو اگر اس نے ہاں کہا! تو چلے جانا۔" اعظم

صاحب نے ساتھ ساتھ احمر کو فون کیا اور وہ حنا کو تھمادیا۔

"السلام علیکم! بابا۔" حنا نے مسکین سی شکل بنائی تھی۔

اسے پتہ تھا کہ ناہی سننے کو ملے گا۔

”وعلیکم اسلام! کیا ہوا حنا۔“ احمر صاحب کی مصروف سی آواز تھی۔

”بابا مجھے حیام کے گھر جانا ہے۔ چلی جاؤں؟“ حنا نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

”ہاں بچے! وقت پر آجانا۔“ احمر صاحب نے شاید ٹھیک سے نام سنا نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

کہ حنا کہاں جانا چاہ رہی تھی، وہاں جہاں رازوں کی قبریں ہیں۔

جہاں ہر شہ اپنے اندر راز رکھتی ہے،

جہاں فریب کے ہنر سے

ہر ایک مالا مال ہے۔

"بابا نے اجازت دے دی۔۔" حنا نے چہچہاتے ہوئے زور سے چیخ کر کہا تھا۔

"میرے کان کے پردے پھاڑو گی کیا؟" ریان نے اپنے کان بند کرتے ہوئے کہا۔

"کاش! پھٹ جائیں۔" حنا نے مزے سے کہا۔

اعظم صاحب حیران ہوئے کہ اتنی آسانی سے کیسے اجازت دے دی؟

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

''ٹھیک ہے لیکن رمیشہ آپ کے ساتھ جائے گی۔ اگر مجھے کام نا ہوتا تو میں خود لے

جاتا تم دونوں کو وہاں لیکن خیر رمیشہ آپ لوگوں کے ساتھ جائے گی۔ پھر ہی آپ

جا سکتے ہیں۔'' اعظم صاحب نے آخری فیصلہ سنا دیا۔

رمیشہ جو پانی پی رہی تھی اسے اچھو لگا تھا۔

مطلب وہاں جانا تھا؟

یہ سوچ کر ہی اس کی ہارٹ بیٹ تیز ہو گئی تھی۔

جانے وہ تین سال بعد کیسا ہو گیا ہو گا؟

وہ یہی سوچ رہی تھی کہ۔۔

”اوکے رمیشہ آپی ہم باہر آپ کا انتظار کر رہے ہیں جلدی باہر آ جائیں۔۔“ ان

دونوں نے ساتھ ہی رمیشہ کو آواز لگائی جو سن ہو گئی تھی۔

ریان نے دوبارہ آواز لگائی، وہ پھر بھی ویسی ہی شاک میں تھی۔اس نے آواز نہیں

سنی۔

ریان چلتا ہوا رمیشہ کے پیچھے کھڑا ہوا اور اس کے دونوں ہاتھوں کو زور زور سے

جنجھوڑا اور پوری قوت لگا کر چلا کر کہا تھا۔

”رمیشہ آپی ی ی۔۔ ہمیں ابھی جانا ہے کل نہیں جلدی کریں۔۔“

رمیشہ سکتے میں کھڑی تھی اور اسے ایک دم سے جیسے دنیا گول گول گھوم رہی ہو

اسکے سامنے، جیسے زلزلہ آگیا ہے۔

”ریان کے بچے میں تمہارا منہ توڑ دوں گی۔۔“ رمیشہ نے اپنا سر تھاما اور پھر اس کے

پیچھے پورے صحن میں بھاگنے لگی۔

اب ریان آگے آگے اور رمیشہ پیچھے پیچھے تھی۔

اعظم صاحب اور ہاجرہ بیگم مسکرا کر دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

رمیشہ تیار ہو کر باہر آئی، اس نے ہلکے پیلے رنگ کی لانگ فراک اور چوڑیدار پاجاما

پہن رکھا تھا۔ بال کھلے ہوئے تھے۔ میک اپ ہلکا پھلکا سا تھا۔

بقول رمیشہ، میک اپ اچھا ہوتا ہے پر ہلکا پھلکا۔

یہ جو بھاری سا میک اپ کرتے ہیں

ایسا لگتا ہے کہ ان کے چہروں پر ستر نگا (rainbow) جگمگا رہا ہو۔

www.novelsclubb.com

ریان نے وائٹ شرٹ اور بلیک پینٹ پہن رکھی تھی۔" ہائے امی میر ازر اصدقہ

اتار دیں کہیں مجھے اپنی ہی نظر نا لگ جائے۔" ریان خود کے صدقے واری جاتے

ہوئے بولا۔

"ریان پتا ہے تمہیں تم کیسے لگ رہے ہو؟" حنا جو تیار تو گھر سے ہو کر آئی تھی اب

ان کا انتظار کر رہی تھی، بولی۔

"جانتا ہوں کہ میں دنیا کا سب سے حسین حسن کا شہزادہ لگ رہا ہوں۔" ریان اپنے

منہ میاں مٹھو بنتے ہوئے بولا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

”ریان تم اس مرض میں مبتلا ہو جو لا علاج ہے۔“ حنا نے منہ چڑایا تھا اس سے، جو

ایک گھنٹے سے کھڑے ہو کر خود کے صدقے واری جا رہا تھا۔

ریان کو اس مرض کا اچھے سے پتا تھا۔(خوش فہمی)

”ہونہہ کم سے کم تم سے زیادہ حسین ہوں۔„ ریان نے مڑ کر منہ بنایا۔

”ہاں۔۔تم نا ایسے لگ رہے ہو جیسے گوریلا کو وائٹ ٹون کی بیس لگا دی ہو۔“ حنا

نے منہ چڑاتے ہوئے کہا۔

”تم تو جیسے حسن کی شہزادی ہو نا! بالکل سیف گارڈ کارٹون کی جراثیم جیسی دکھتی ہو۔“ ریان کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔

”میں تمہارا منہ توڑ دو نگی ریان۔۔“ حنا غصے سے چلائی تھی۔

”لڑنا بند کرو دونوں ورنہ یہیں چھوڑ کر چلے جانا ہے میں نے۔“ رمیشہ نے دروازے کی طرف جاتے ہوئے کہا۔

”اللہ حافظ خالہ۔“ حنا ہاجرہ بیگم سے ملتی باہر چلی گئی، رمیشہ کے پیچھے۔

"اللہ حافظ امی۔۔" ریان امی سے ملتے ہوئے باہر کو بھاگا۔ جانے کیوں ہاجرہ بیگم کا

دل نہیں کر رہا تھا۔۔۔

کہ اپنے بچوں کو وہاں بھیجیں،

جہاں صرف مفاد پرست لوگ تھے

کیا مفاد پرست تھے صرف؟

رمیشہ نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور ریان نے فرنٹ سیٹ۔ حنا کو مجبوراً بیک سیٹ

پر بیٹھنا پڑا۔

رمیشہ نے گاڑی سٹارٹ کی اور وہ چل پڑے تھے ایک ایسے سفر پر جہاں معصومیت کا

قتل ہونا تھا۔۔

جہاں سفاکی نے جنم لینا تھا

جہاں انسان کی کھال میں بھیڑیے تھے

www.novelsclubb.com

جہاں ہر ایک نے اپنا رشتہ کھودینا تھا

کیا پتہ تھا نہیں؟

کہ یہ سفر

جان کی قربانی مانگے گا۔۔

ایک نہیں کئی جانیں۔

گاڑی میں ہنوز خاموشی تھی۔

www.novelsclubb.com

پر ایک دم سے حنا نے ریان کے بال پکڑے اور زور زور سے کھینچنے لگی۔

”کیا کہا تھا تم نے مجھے؟ ہاں اب میں تمہیں بتاتی ہوں بچ کر دکھاؤ اب!“ حنا نے

بال اور زور سے کھینچے۔

”آہہ۔۔۔ جنگلی ڈائن، چڑیل، بھوتنی۔ میرے بال چھوڑو۔۔“ ریان کے ہاتھ بھی

اس کی چوٹی لگ گئی تھی

مطلب حنا کا پہلا عشق۔

”ریان اگر تم نے میرے بال خراب کیے تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔“ حنا نے

چبا کر کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

”یہ کیا جنگلیوں والی حرکتیں کر رہے ہو دونوں ؟۔۔۔انسان بن جاؤ !“ رمیشہ جو

ڈرائیو کر رہی تھی غصے سے بولی۔

ریان نے اب تک حنا کے بالوں کا بیڑا غرق کر دیا تھا۔

جو صاف لمبے سیاہ بال نفاست سے سجے ہوئے تھے

ان کا بم پھٹ چکا تھا۔

اور ریان کے بال بھی بکھر گئے تھے

www.novelsclubb.com

لیکن ریان تو دوبارہ بال سیٹ کر چکا تھا۔

حنا نے اپنے بالوں کو دیکھا اور بس غصہ پی گئی۔

کیونکہ رمیشہ کا کوئی بھروسہ نہیں تھا کہ وہ ان دونوں کو چلتی گاڑی سے نیچے پھینک

دے۔

"مجھ سے پنگا از نوٹ چنگا۔" ریان نے بالوں میں ہاتھ پھیر کر مزے سے کہا۔

"چپ کر جاؤ ریان!" حنا نے چبا کر کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اب خود کو کوس رہی تھی کہ کیا ضرورت تھی اسے اس جنگلی سے پنگا لینے

کی۔۔۔بعد میں لے لیتی بدلہ۔

مگر حنا اور صبر کر لے نا بابا نا!

اب حنا نے رونے والی شکل بنائی ہوئی تھی،

اسے بال سیٹ کرنا نہیں آتا تھا۔

اس کی رونی شکل دیکھ کر ریان کو ہنسی آرہی تھی۔

www.novelsclubb.com

پر وہ چپ رہا کیونکہ ابھی اگر وہ ہنستا تو یقیناً گاڑی میں ورلڈ وار شروع ہو جانی تھا اور

رمیشہ نے انہیں گاڑی سے باہر پھینک دینا تھا۔

اب حنا نے اپنے بال کھولے اور انہیں ہاتھوں سے ہی سیٹ کرنے لگی۔

اور انکی اونچی پونی بنالی۔

منزل قریب تھی،

یہ منزل نہیں تھی یہ شروعات تھی

www.novelsclubb.com

فریب کی!

رمیشہ کی گاڑی سفید عالیشان محل نما بنگلے کے سامنے کھڑی کی۔

"آپی گاڑی پارک کر لیں۔میں اور حنا آپ کا یہاں گیٹ کے سامنے انتظار کر رہے ہیں۔" ریان نے کہتے ہوئے گاڑی کا دروازہ کھولا اور ساتھ ساتھ حنا کو اشارہ کیا باہر آنے کا۔

"ٹھیک ہے۔"

حنا اور ریان دونوں ایک عالیشان گھر کے سامنے کھڑے تھے

سفید بڑا جالیدار گیٹ جس سے اندر کا منظر نظر آرہا تھا۔ایک بڑی راہداری اور

راہداری کے ادر گرد ایک خوبصورتی سے سجایا گیا لان،اس لان میں وائٹ ٹیولپس

(tulips) لگے ہوئے تھے اور وہ پھول اس جگہ کو کافی دلچسپ بنا رہے تھے۔

سفید ٹیولپس اس جگہ کو خواب ناک بنا رہے تھے،

ایسا خواب جس کے اثر میں انسان تاعمر رہنا چاہے۔

حنا اور ریان کی نظریں بس ان ٹیولپس پر ٹکی ہوئی تھیں،

اتنا خوبصورت منظر تھا کہ نظر ہٹنے سے انکاری تھی۔

اتنے میں سامنے گارڈ کہاں سے آیا نہیں پتا ہی نہیں چلا۔

"کون ہو تم دونوں؟" گارڈ نے یکدم دونوں کو مخاطب کیا۔

حنا ایک دم سے مخاطب ہونے پر تھوڑا ڈر گئی تھی پر ریان کو اثر تک نہیں ہوا۔

کیونکہ وہ ڈرنے والوں میں سے نہیں ڈرانے والوں میں سے تھا۔ ریان نے ہولے

سے نگاہ گارڈ پر ڈالی۔

گارڈ سخت نگاہوں سے دونوں کو گھور رہا تھا۔

”دیکھ تو ایسے رہا ہے جیسے ثابت نگل لیگا بناڈکار کے۔“ حنا نے منمناتے ہوئے ریان

سے کہا۔

ریان آگے بڑھ کر گارڈ کے بالکل سامنے کھڑا ہو گیا۔

”آپ کی تعریف۔“ گارڈ نے دوبارہ سخت لہجے میں پوچھا۔

”جتنی کرواتی کم ہے۔چاہیں تو آپ میری شان میں قصیدے لکھ دیں میری

اجازت ہے۔“ ریان نے بتیسی دکھاتے ہوئے شاہانہ انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

”میں نے پوچھا کون ہو تم لوگ؟ مجھے سخت قدم اٹھانے پر مجبور مت کرو۔“ گارڈ تو

جیسے پہلے سے ہی تپا ہوا تھا۔

”یہ ڈریکولا کی بہن ہے۔“ ریان نے حنا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”اور یہ میرا بھائی ڈریکولا ہے۔“ حنا نے دوبدو جواب دیا۔

”دراصل جنگل میں خون کم ہو گیا تھا اس لیے سوچا آبادی کی طرف آ کر لوگوں کا

خون چوس لیں۔“ دونوں نے ساتھ میں کہا تھا۔

"تم دونوں پھر سے۔۔" رمیشہ جو گاڑی پارک کر کے آئی تھی۔ان دونوں کو گارڈ کا دماغ چاٹتے دیکھ کر آہ بھر کر رہ گئی۔

"معذرت چاہتی ہوں ان کی طرف سے، ہمیں دراصل حیام سے ملنا تھا۔" رمیشہ نے سنجیدگی سے کہا تھا۔

"یہ حیام کے کلاس میٹس ہیں۔کچھ کام تھا انہیں۔" رمیشہ نے کہتے ہوئے ریان اور حنا کی جانب اشارہ کیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

”میں پوچھتا ہوں پھر اس کے بعد ہی آپ اندر جا سکتے ہیں۔“گارڈ ادب سے کہتے

ہوئے اندر گیا اور کوئی فون اٹھایا تھا۔

”تم دنوں کو سکون نہیں ہے؟ کہیں بھی شروع ہو جاتے ہو۔“رمیشہ دبی دبی آواز

میں غرائی۔

دونوں نے بس ناک چڑائی تھی کیونکہ انہیں اور بھی تنگ کرنا تھا گارڈ کو ابھی۔

گارڈ تھوڑی دیر میں باہر آیا اور گیٹ کھول دیا ان کے لیے۔

سب سے پہلا قدم حنا نے رکھا تھا،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

موت کی دنیا میں۔۔

رمیشہ اور ریان پیچھے تھے،

حنا تو وائٹ ٹیولپس میں کھو گئی تھی۔

ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ خواب ہو اور وہ اس خواب میں شہزادی کی طرح پھولوں کے

درمیان سے گزر رہی ہو۔

رمیشہ تو آتی جاتی تھی پہلے اس لیے اس کے لیے یہ منظر عام سا تھا۔

ریان بھی ویسی ہی کیفیت میں تھا (حنا کی طرح)،

راہداری ختم ہوئی۔اندر کچھ سیاہ اور کچھ سفید گاڑیاں پارک تھیں۔

ارد گرد گارڈ کھڑے تھے،اور وہ سفید محل اپنی پوری شان سے کھڑا تھا۔

دروازہ شیشے کا تھا،اندر کا منظر ہلکا ہلکا دکھ رہا تھا۔

وہ شیشے کا دروازہ عبور کرتے اندر داخل ہوئے،ایک بڑا اور شاندار ہال جس میں

صوفے نفاست سے سجائے گئے تھے،بیچ میں ٹیبل تھا اور ارد گرد سفید صوفے

تھے۔دیواریں بھی سفید تھیں۔ان پر لگی پینٹنگ سرمئی رنگ کی تھیں اور کچھ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سیاہ، داہنی طرف دیوار کے پاس دو ٹیبل تھے جس پر وہی ٹیو لپس سجائے گئے تھے۔

بے حد دلکش۔۔

اور بائیں طرف سرمئی پینٹنگز تھیں اور سفید بے داغ سیڑھیاں۔ جیسے اس پر کبھی

قدم ہی نا رکھا گیا ہو۔

وہ اسی نظارے میں گم تھے کہ کسی پچاس سالہ عورت نے انہیں مخاطب کیا۔

وہ جو اس عالیشان سے گھر کے سحر میں کھوئے ہوئے تھے اس عورت کی آواز پر ان

کی طرف دیکھا۔

※※※

یہ منظر ایک کمرے کا ہے۔عالیشان کمرہ، سرمئی فل سائز بیڈ اور سامنے سنگھار میز

جو ایک عالیشان طرز سے بنایا گیا تھا۔جس کو برانڈڈ پرفیوم سے سجایا گیا تھا،اور وہاں

ایک رولیکس کی سلور رنگ کی گھڑی رکھی ہوئی تھی۔دیواریں سفید تھیں۔

سیدھی طرف دیوار پر ایک بڑی سی کھڑکی تھی جو سرمئی دبیز پردوں سے ڈھکی

ہوئی تھی۔بیڈ کے بالکل سامنے ایک فل سائز کا اور دو سنگل سائز کے صوفے

پڑے ہوئے تھے۔ان کے بیچ میں ایک شیشے کا ٹیبل تھا، سنگھار میز کے پاس ایک

www.novelsclubb.com

دروازہ تھا جسے کھولنے پر اندر قدم رکھیں تو کئی قسم کے برانڈز میں آپ کھو جائیں

گے۔سوٹ بوٹ بڑی نفاست سے ہینگ کیے گئے تھے۔

وہاں ایک شخص کھڑا اپنا کوٹ اُتار رہا تھا۔

چھ فٹ لمبا قد،اس کا چہرہ واضح نا تھا۔جوتے پہن کر وہ اب کوٹ نکال رہا تھا۔وارڈ

روب کا دروازہ کھلا تھا۔

وہ ہاتھ میں سیاہ کوٹ لیے باہر آیا اور کوٹ صوفے پر رکھ دیا۔ پھر پردوں کی جانب

جا کر انہیں باندھ دیا۔ اب ایک قد آور کھڑکی نظر آ رہی تھی جس سے وہی وائٹ

ٹیولپس اور ایک بڑا سا لان دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے لیے یہ منظر عام سا تھا۔

پر یہ بے حد خوابناک تھا۔

وہ جوتے پہننے کے لیے بیڈ پر بیٹھ گیا۔ اب اس کے نقش واضح ہوئے تھے۔

بھورے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے، سیاہ تھری پیس سوٹ زیب تن کیا ہوا

تھا، مغرور ناک، عنابی لب، کسرتی وجود، دودھیا رنگت پر ہلکی ہلکی شیو۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جوتے پہن کر سنگھار میز کی جانب آیا اور پرفیوم لگائی، اور گھڑی اٹھا کر پہننے لگا کہ

دروازہ کھٹکھٹایا گیا۔

"جی۔" آواز رعب دار پر نرم تھی۔

ایک درمیانی عمر کی عورت اندر داخل ہوئیں۔

ہلکے پیچ رنگ کے کپڑے زیب تن کیے ہوئے تھے،

جن کے بھورے بال ہو بہو اس شخص سے ملتے تھے۔ اور تھوڑے نقش بھی۔

"سلطان اتنے دنوں بعد آئے ہو، کچھ دن آرام کر لیتے پھر آفس جائن کرتے۔"

اس عورت نے فکر مند لہجے میں کہا۔

"ماما سلطان اگر ایک دن اپنی سلطنت پر نا جائے تو وہ سلطنت تباہ ہو سکتی ہے۔"

سلطان نے مسکراتے ہوئے شاہانہ انداز میں کہا۔

وہ صرف نام کا سلطان نہیں تھا، اس کا ہر انداز اسے سلطان بناتا تھا۔

"سلطان جہانگزیب ہر گز اپنی سلطنت تباہ ہونے نہیں دیگا۔" ذرا ٹھہر کر کہا تھا۔

وہ ایسے ہی ٹھہر ٹھہر کر باتیں کرتا تھا۔

یہی انداز اسے اور بھی خوبصورت بناتا تھا۔اخلاق کی خوبصورتی اگر کسی میں پائی

جائے تو بد طرین انسان بھی اچھا لگتا ہے۔

لیکن اگر لہجے میں کڑواہٹ ہو تو حسین سے حسین انسان بھی زہر لگنے لگتا ہے۔

آئمہ بیگم بس مسکرا دیں۔

کیونکہ وہ جانتی تھیں کہ سلطان کا پہلا فیصلہ ہی اس کا آخری فیصلہ ہوتا ہے۔

اتنے میں ملازمہ کمرے کا دروازہ نوک کرتی اندر آئی۔

"میم۔ نیچے کوئی آیا ہے۔" ملازمہ نے تابعداری سے کہا۔

"کون آیا ہے؟" آئمہ بیگم کو اچانک کسی کی آمد پر حیرانگی ہوئی تھی۔

"پتہ نہیں میم دو بچے ہیں اور ایک لڑکی ہے ساتھ میں۔ آبی (ان کی پرانی ملازمہ) نے انہیں ڈائننگ روم میں بٹھا دیا ہے۔" ملازمہ نے تابعداری سے تفصیل بتائی۔ نظریں ہنوز نیچے تھیں۔

"اچھا! میں آتی ہوں تب تک انہیں کچھ سرو کر دو۔" آئمہ بیگم سوچ میں گم تھیں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جانے کون آگیا تھا؟

''اچھا لنچ کر کے جانا آفس۔''آئمہ بیگم نے اٹھتے ہوئے سلطان کو مخاطب کیا۔

سلطان جو مکمل تیار تھا بس اب گھڑی پہن رہا تھا،ماں کی بات پر مسکرا دیا۔

مسکراتے ہوئے اسے ڈمپلز پڑتے تھے جو اسے اور بھی دلکش بناتے تھے۔

آئمہ بیگم باہر جا چکی تھیں۔

سلطان نے آئینے میں خود کو دیکھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایک زرا سی بالوں کی لٹ اس کے ماتھے پر تھی۔

وہ تیار تھا اپنی سلطنت میں جانے کے لیے۔آج وہ لیٹ بھی ہو گیا تھا۔

※※※

اس عورت کی آواز پر تینوں نے ان کی طرف دیکھا۔

عمر رسیدہ عورت، چہرے پر ہلکی ہلکی جھریاں تھیں۔

”آپ حیام سے ملنے آئی ہیں؟“آواز ہلکی تھی۔

”جی وہ گھر پر ہے کیا؟“رمیشہ نے مودبانہ انداز میں کہا۔

"جی جی آپ چلیں ڈائننگ روم میں بیٹھ جائیں میں ان کو بتاتی ہوں۔" انہوں نے

مہمان نوازانداز میں کہا تھا۔

"جی۔۔چلو۔۔" رمیشہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ حنا اور ریان کو بھی

مخاطب کیا جو ٹیبل پر پڑی چیزوں کو اٹھا کر دیکھ رہے تھے۔

جیسے جانچ رہے ہوں کہ اصلی ہے یا نقلی۔

"ہاں چلیں آپی۔" دونوں ایک دم تمیز کے دائرے میں آتے رمیشہ کے ساتھ چل

دیے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ڈائیننگ روم بھی کافی بڑا تھا۔

گہرے نیلے رنگ کے صوفے اور سفید اونچی دیواریں، بیچھ میں ایک شیشے کا

ٹیبل تھا جس پر نیلے نقش بنے تھے۔اور نقش ایسے تھے جیسے ٹیبل پر سانپ رینگ

رہا ہو اور صوفے آمنے سامنے پڑے تھے۔باقی کمرہ پینٹنگز سے بھرا تھا۔

حنا چلتے ہوئے ایک پینٹنگ کے پاس رکی۔اس میں ایک مسکراتا ہوا لڑکا تھا جو کافی

ہینڈسم لگ رہا تھا۔لیکن جب اس نے پاس جا کر غور سے دیکھا تو وہ مسکراہٹ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

شیطانی تھی اور ومپایر جیسے دانت واضح تھے جو دور سے سرخ لگ رہے تھے اور

قریب پر دیکھنے سے لگتا تھا جیسے وہ خون سے رنگے ہوں۔

وہ ایک الیوژن تھا، حنا اس پینٹنگ میں کھوئی ہوئی تھی۔

اسے جیسے اس ومپایر سے خوف آیا ہو۔

اسے کیا پتا تھا کہ ہر انسان دور سے دکھاوے کے لیے ایک خوبصورت اور نرم سی

مسکراہٹ سجا کر رکھتا ہے، پر غور کرنے پر وہ ومپایر ہوتا ہے۔

اس بات کا پتہ اسے جلد لگنے والا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ جلد ومپایر کی دنیا میں جانے والی تھی، بلکہ آچکی تھی۔۔

اور موت کا کھیل شروع ہونے والا تھا۔

کاش وہ نا آتی یہاں،

ومپایر کی دنیا میں۔

※※※

(جاری ہے)